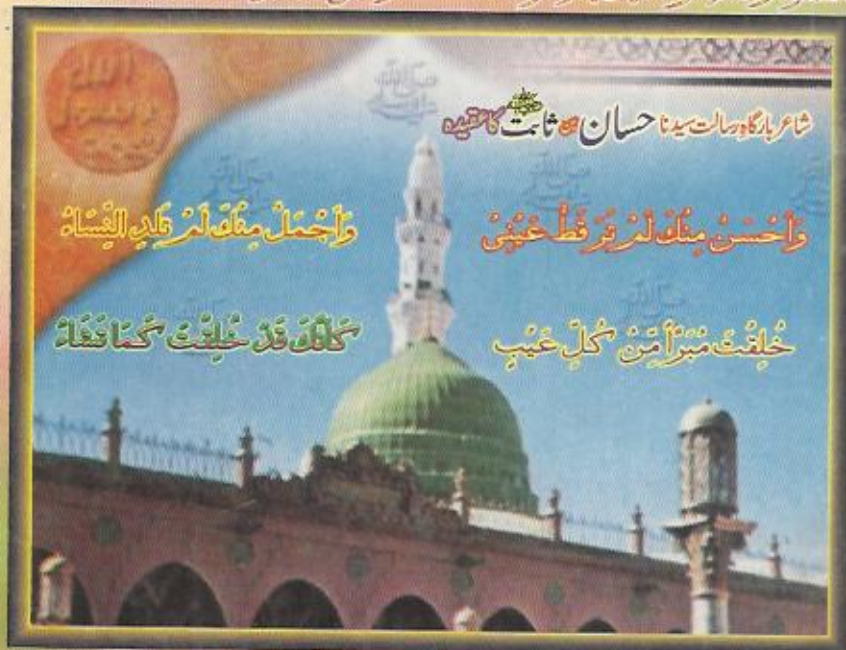


الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلیک وارضعک یا حبیب اللہ



دور حاضر کی محفل نعت

شریعت کے آئینے میں

استاذ اہل بیت مفتی غلام محمد شریقی پوری بندیا لوی مدظلہ العالی

ادارہ تحقیقات عطاء

مدیریت العلوم جامعہ نبویہ ناظر کا لوی شریقی پوری شہرہ

فَخَالَفَ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ أَعْمَاهَا. وَإِنْ هُمَا فَخَضَالِ النَّصْرِ فَانْهَرْ
 قَاتٍ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا. وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمُ الْمَوْتِ وَالْقَامَرِ
 تَرْجِيحُ الْمَلِاحِ الْفَاسِقِ غَضِبَ الرَّبِّ وَاهْدِئْهُ بِرَحْمَتِكَ
 (الحدیث)

جب فاسق کی مدح کی جائے تو اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آ جاتا ہے

مَحْكَمُ نَعْتِ الْعَصْرِ الْحَاضِرِ
 فِي
 مِرَاةِ الشَّرْعِ الْبَاسِطِ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرعی پور بندیا لوی
 ادارہ تحقیقات عطاء
 مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کا لونی شرعی پور شیخوپورہ

کجھور کی ٹوپی پہن کر

اور

نگے سر نما زپڑھنے کا حکم

مفتی غلام محمد بن محمد انور
 شرعی پور بندیا لوی

ہمارے امتحان عظیم المدارس



تلخیص

سلم العلوم ومیبذی

عطاء جلال

مفتی غلام محمد بن محمد انور
 شرعی پور بندیا لوی

قرآن وحدیث کی مدنی میں
 اختیارات مصنف کی خدمت

خالق کل نے

آپکو

مالک کل بنا دیا

مفتی غلام محمد بن محمد انور
 شرعی پور بندیا لوی

ظہر و محبت کا شمس بازو

قانون وراثت

کا

اسلامی شاہراہ

(زیر تحریر)

مفتی غلام محمد بن محمد انور
 شرعی پور بندیا لوی

مرآة الکتاب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	تقریظ بدر العلماء مفتی محمد عبداللطیف مجددی جلالی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ	ح ۱۰	۲۰	کٹانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟	۳۰
۲	الاستقاء	۱۱	۲۱	اصرار اور تکرار میں فرق	۳۱
۳	نعت خوانی کی فضیلت	۴	۲۲	صغیرہ پر اصرار اور صغیرہ کو ہلکا جانا کبیرہ ہے	۳۲
۴	نعت خوانی سننے کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ و اسلام کا خود تشریف لے جانا	۵	۲۳	ڈاڑھی منڈوانے اور کٹوانے والا مصر اور اسے ہلکا جانا ہے	۳۳
۵	نعت خوانی سننے کیلئے سفر کرنا سنت نبوی ﷺ ہے	۱۲	۲۴	خلاصہ بحث	۱۴
۶	حضرت حسان ﷺ کے لئے حضور علیہ السلام کا منبر بچھانا	۱۳	۲۵	فاسق کی توہین شرعاً واجب ہے	۳۵
۷	بارگاہ نبوت کے نعت خواں کی تعداد	۱۴	۲۶	فاسق کی تعظیم کرنے والے گنہگار ہیں	۱۵
۸	سیدنا حضرت حسان بن ثابت رحمہ اللہ	۱۵	۲۷	فاسق کی مدح سے رب قہار کا غضب	۳۶
۹	بارگاہ نبوت میں حضرت حسان رحمہ اللہ کے اشعار	۱۶	۲۸	ڈاڑھی کٹوانے اور منڈوانے والے سے نعت خوانی کروانا رب قہار کے غضب کو دعوت دینا ہے	۳۷
		۱۷	۲۹	دور حاضر کے نعت خواں اور حضرت حسان رحمہ اللہ	۱۶
		۱۸		فوٹو بازی اور ویڈیو کا شرعی حکم	۱۷
		۱۹		اشتہارات میں ڈاڑھی منڈے	۳۹

ب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۸	وید یوٹی وی اور فوٹو میں فرق	۳۰	۲۰	اصرار اور تکرار میں فرق	۳۱
۱۹	حرمت تصویر کی حکمت اور علت	۳۱	۲۱	صغیرہ پر اصرار اور صغیرہ کو ہلکا جانا کبیرہ ہے	۳۲
۲۰	چانداری کی تصویر بنانا گناہ کبیرہ ہے	۳۲	۲۲	ڈاڑھی منڈوانے اور کٹوانے والا مصر اور اسے ہلکا جانا ہے	۳۳
۲۱	نعت خواں لوگوں کے سروں پر نوٹ پھینکنے کی شرعی حیثیت	۳۳	۲۳	خلاصہ بحث	۱۴
۲۲	حروف تجنی اللہ کی کلام ہیں	۳۴	۲۴	فاسق کی توہین شرعاً واجب ہے	۳۵
۲۳	محفل نعت میں اعلانیہ طور پر نوٹوں پر لکھے ہوئے ناموں کی بے ادبی ہو رہی جس میں سب شریک ہوتے ہیں	۳۵	۲۵	فاسق کی تعظیم کرنے والے گنہگار ہیں	۱۵
۲۴	محفل نعت میں بار بار اٹھنے اور دوسروں کو اٹھانے کا شرعی حکم	۳۶	۲۶	فاسق کی مدح سے رب قہار کا غضب	۳۶
۲۵	محفل نعت ہونی چاہئے مگر...	۳۷	۲۷	ڈاڑھی کٹوانے اور منڈوانے والے سے نعت خوانی کروانا رب قہار کے غضب کو دعوت دینا ہے	۳۷
۲۶	ڈاڑھی کٹے منڈے نعت خوانوں کی محفل نعت جہاں فوٹو کا ارتکاب ہو رہا ہو میں شریک ہونے کا شرعی حکم	۳۸	۲۸	دور حاضر کے نعت خواں اور حضرت حسان رحمہ اللہ	۱۶
۲۷	اشتہارات میں ڈاڑھی منڈے	۳۹	۲۹	فوٹو بازی اور ویڈیو کا شرعی حکم	۱۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	نعت خوانوں اور معاونین وغیرہ کے نام لکھ کر مساجد وغیرہ میں لٹکانے کا شرعی حکم	۵۰		قرآن کی تعلیم پر اجرت لینے کے ناجائز ہونے پر متقدمین کی دلیل	
۳۰	محفل نعت کے آداب سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں	۲۵	۵۱	اذان پر اجرت لینا ناجائز ہے	
۳۱	نعت خوانی کے ساتھ ساز بجانے کا شرعی حکم	۲۶	۵۲	امامت اذان اقامت، تعلیم فقہ اور وعظ پر اجرت لینا ناجائز ہے	۳۳
۳۲	مزا میر اور باجے حرام ہیں		۵۳	حاشیہ کنز الدقائق	
۳۳	حاضرین محفل کا گناہ بانی محفل پر ہوگا	۲۷	۵۴	نعت خوانی اور تقریر پر اجرت جائز ہے	۳۴
۳۴	غیر عالم کا نعتیہ کلام پڑھنے سننے کا شرعی حکم	۲۸	۵۵	گھروں اور قبروں پر قرآن خوانی کی اجرت لینا	
۳۵	غیر عالم کا وعظ کرنا حرام ہے	۲۹	۵۶	قرآن خوانی پر اجرت لینے کا حیلہ جواز	۳۵
۳۶	عالم کی تعریف		۵۷	ڈاڑھی کٹنے یا منڈھے نعت خوانوں کی خدمت ناجائز ہے	
۳۷	جاہل کی وعظ گوئی گناہ ہے		۵۸	محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ کی شرعی حیثیت	
۳۸	مقابلہ نعت خوانی میں انعام مقرر کرنے اور عمرہ کے ٹکٹ کا شرعی حکم	۳۰	۵۹	عمرہ کا ٹکٹ دینا صدقہ نقلی ہے	۳۶
۳۹	متقدمین کا نظریہ	۳۱	۶۰	انتظامیہ عمرہ کا ٹکٹ دے	۳۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	کر شہرت چاہتی ہے			عورتوں کو مسجد میں آنا منع تھا	
۶۱	شہرت اور دکھاوا کی دلیل		۶۹	دور حاضر کے بعض مفتیوں کے فتاویٰ کا شرعی محاسبہ	۳۳
۶۲	عورتوں کو بلند آواز سے میلاد شریف پڑھنے اور نعت خوانی کرنے کا شرعی حکم	۳۸	۷۰	بعض مفتیوں کے اوہام باطلہ	
۶۳	عورت کے نعت پڑھنے اور سننے کی شرعی حیثیت		۷۱	امیر دعوت اسلامی کو دعوت فکر	
۶۴	گانے کی طرز پر نعت پڑھنے کی شرعی حیثیت	۳۹	۷۲	امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام امیر دعوت اسلامی کے نام	۳۴
۶۵	عورتوں کا محفل نعت وعظ جمعہ عیدین اور تبلیغی اجتماعات میں شرکت کرنے کی شرعی حیثیت	۴۰	۷۳	ان پڑھ و اعظموں کا وعظ کرنا اور سننا دونوں حرام ہیں	
۶۶	عورتوں کو مسجد میں آکر نماز پڑھنا مکروہ ہے	۴۱	۷۴	اردو کی کتابیں دیکھ کر وعظ کرنے پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ	۳۵
۶۷	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو ٹکٹ لکریاں مار کر مسجد سے باہر نکالتے		۷۵	احقر رضویوں کو پیغام رضاء پہنچانا چاہتا ہے	
۶۸	خلفاء راشدین کے دور میں	۴۲	۷۶	سنت کا دعویٰ اور حرام کا ارتکاب	۳۶
			۷۷	نعت خواں اور مقررین کی فیس مقرر کر کے محفل نعت اور	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۸	جلسوں کا انعقاد مسجد میں کرنا توضیح مسئلہ مسجد میں محفل نعت اور جلسوں کی شرعی حیثیت	۴۷	۸۲	دیواروں پر بغیر مالک کی اجازت کے اشتہارات بینر اور لکھائی کرنے کا شرعی حکم	۵۰
۷۹	نعت خوانی اور مقررین کی فیس مقرر کر کے مسجد میں نعت خوانی اور تقریر کرنا ناجائز ہے	۴۸	۸۳	بد مذہبوں کی محفل میں شرکت۔	۵۱
۸۰	محفل نعت اور محفل میلاد وغیرہ میں ڈانٹھی منڈے یا کٹے قاریوں کی تلاوت کا شرعی حکم	۴۹	۸۴	وہابیہ کا عقیدہ کفریہ	۵۲
۸۱	بازاروں وغیرہ میں محفل نعت اور جلسوں کا انتظام کر کے راستوں کو بند کرنے کا شرعی حکم	۵۰	۸۵	شیعہ کا عقیدہ	۵۳
			۸۶	عقیدہ مرزائی	۵۴
			۸۷	محفل نعت رات گئے تک کرنے کا شرعی حکم	۵۵
			۸۸	بلند آواز سے درود تلاوت اور نعت خوانی کا شرعی حکم	۵۵

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : دور حاضر کی محفل نعت شریعت کے آئینہ میں
مؤلف : مفتی غلام محمد شریقی پوری ہندیا لوی
بار : اول
ناشر : ادارہ تحقیقات عطاء مدینۃ العلوم جامعہ بنویہ
تاریخ طبع : 2000ء دسمبر
تعداد : 1100

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

التقریظ العظیم

التنبیہ علی الصراط المستقیم

بدر العلماء جامع المعقول و المتقول الحافظ
الشیخ المفتی محمد عبد اللطیف صاحب
مجددی جلالی مدظلہ العالی شیخ الحدیث
الجامعة النعیمیہ لاہور

مأ مورات شرعیہ کا کرنا ومنہیات سے رکنا ہر مسلمان اس کا مکلف اور پابند ہے مسلم
حکومت کا فرض ہے کہ اوامر کی خود پابندی کرے اور کرائے اور نواہی سے خود بچے اور قوت
حکومت کے ساتھ ہر برائی کو روکنے کی پوری دیانت داری کے ساتھ کوشش کرے اور اسی
طرح اس کے ذمہ یہ لازم ہے رعایا کی جان مال، آبرو کا تحفظ اگر وہ نہیں کر سکتی تو مسلمانوں
کے سروں پر اس کا حکومت کرنا ہرگز عقلاً شرعاً کوئی جواز نہیں علماء دین کا ذمہ ہے کہ تحریر آیا
تقریراً تبلیغ کرنا تاکہ مسلم معاشرہ بے راہ روی کا شکار نہ ہو جائے اسی جذبہ صادقہ کے تحت
حضرت مولانا و بالفضل اولنا نے نعت شریف لکھنا، پڑھنا، سننا اور محافل نعت کا انعقاد کرنا اس
کی تائید و تحسین فرمائی بشرطیکہ قبائح سے مبرا اور خالی ہو۔

محفل نعت کا انعقاد امر مستحسن بنا برکہ جناب حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کیلئے مسجد نبوی علی صاحب الصلوٰۃ السلام میں منبر بچھایا گیا جب کہ روایت ترمذی شریف میں موجود ہے۔ اور سلفاً خلفاً علماء ملت کا عمل اور وہ محافل مقبوحات شرعیہ سے مکمل مبرا ہوتی تھیں۔ نہ کہ آج کل کی اکثر محافل کی طرح جو متعدد مکروہات پر مشتمل ہیں اگر فق نوازی کے طوفان بدتمیزی کو علماء و مشائخ اور حکومت نے نہ روکا تو جو انجام بد اس کا ظاہر ہوگا اور امت پر جو وبال آئے گا تو اسکو کوئی نہ روک سکے گا

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

(القرآن)

ہمیں معلوم ہے کہ علماء دین قطع فق اور تقویٰ طہارۃ کے رواج دینے میں ہر اول دستہ ثابت ہوئے تھے جیسا کہ سردار العلماء محدث اعظم پاکستان فیصل آباد والے اور سید صاحب حزب الاحناف والے اور میرے حضور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم بھکھی شریف والے

یہ حضرات اپنی محافل میں ہرگز کسی فاسق کی تلاوت نعت پسند نہیں فرماتے تھے۔

اس پر فق دور میں اللہ تعالیٰ مشائخ و علماء کو دینی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ احقر محمد عبداللطیف غفرلہ

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ داتا دربار۔ مسلم کتابوی داتا دربار لاہور

سنی کتب خانہ سستا ہوٹل۔ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ۔ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ

الاستفتاء

سوال نمبر ۱: نعت خوانی کی فضیلت بیان کی جائے کیا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت خوانی ہوئی ہے؟ المستفتی حافظ محمد قاسم ناظم قاسم العلوم رضویہ نین سکھ شیخوپورہ۔

سوال نمبر ۲: دور حاضر میں کثرت سے دیکھنے میں آیا ہے کہ مساجد اور شاہراہوں میں محفل نعت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اکثر نعت خواں غیر متشرع (ڈاڑھی کٹانے یا منڈھانے والے) ہوا کرتے ہیں وضاحت اس امر کی مطلوب ہے کہ ڈاڑھی کٹانے یا منڈھانے والے آدمی کو شریعت مصطفویٰ میں نعت خوانی کی اجازت ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی قاری غلام قادر خطیب اکبری تھانہ لاہور۔

سوال نمبر ۳: محفل نعت میں اکثر مرض پھیل چکی ہے کہ فوٹو بازی اور ویڈیو بنائی جاتی ہے اگر محفل نعت کے ناظمین کو ویڈیو بنانے سے روکا جائے تو جواب میں یہ کہتے ہیں ویڈیو ٹی وی اور فوٹو میں فرق ہے۔ ویڈیو بنانے میں کوئی حرج نہیں نیز ہم تو اس لئے بناتے ہیں کہ اس محفل کی یادگار باقی رہے۔ فوٹو، ویڈیو اور ٹی وی میں فرق ہے یا سب کا حکم برابر ہے۔ یادگار کیلئے فوٹو یا ویڈیو بنانا جائز ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی حافظ محمد یونس مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور۔

سوال نمبر ۴: محفل نعت میں لوگ نعت خواں کے سروں پر نوٹ پھیلتے ہیں اور وہ چٹاپوں اور فرشوں پر گرتے ہیں اور اکثر اوقات نوٹ پاؤں کے نیچے آتے ہیں آیا محفل میں اس طرح بار بار اٹھنا جائز ہے نیز اکثر نوٹوں پر ”محمد یعقوب“ وغیرہ اسماء مبارکہ لکھے ہوتے ہیں آیا نوٹوں کو اس طرح پھینکنا اور پاؤں تلے روندنا شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی قاری خلیل احمد مدینہ مسجد لاہور۔

سوال نمبر ۵: ایسی محفل نعت جس میں ڈاڑھی کٹے یا منڈھے نعت خواں اسٹیج اور منبر پر

قابل ہوں اور فوٹو بازی اور ویڈیو کا ارتکاب ہو رہا ہو اور نعت خوانی کرنے والوں پر نونوں کی بارش ہو رہی ہو اور کوئی اسٹیج کی طرف بھگڑے لڑیاں ڈالتے ہوئے جا رہے ہوں اور کوئی آ رہے ہوں اور کوئی کسی کے ہاتھ میں نوٹ دے کر اسے کھڑا کر رہا ہو کوئی کسی کو اشارے کر رہا ہو ان چیزوں کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بیان کیا جائے کہ ان محفلوں میں شرکت کرنا 'چندہ دینا' انتظام اور اہتمام کرنا اور صدارت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی رانا بشیر احمد منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ۔

سوال نمبر ۶: محفل نعت کے اشتہارات اور دعوت ناموں پر ڈاڑھی کٹے اور منڈھے نعت خوانوں، معاونین، اسٹیج سیکرٹریوں اور انتظامیہ کے نام لکھ کر مساجد اور شاہراہوں میں لٹکانا اور آویزاں کرنا شریعت مطہرہ میں جائز ہے یا کہ ناجائز۔ المستفتی محمد رفیق ولد نذیر احمد مرحوم منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ۔

سوال نمبر ۷: محفل نعت کے آداب سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان فرمائیں تاکہ محفل نعت کے منتظمین سنت کے مطابق اپنی محافل منعقد کرنے کی کوشش کریں۔ المستفتی حافظ احمد رضا نائب ناظم جامعہ نبویہ شیخوپورہ۔

سوال نمبر ۸: نعت خوانی کے ساتھ ساز بجانا کیسا ہے اور ایسی نعتوں کا سننا جس میں ساز وغیرہ بجاتے ہوں شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں۔ المستفتی محمد زمان متعلم جامعہ سولیہ لاہور۔

سوال نمبر ۹: غیر عالم کا نعتیہ کلام تحریر کرنا اور پھر ایسے کلام کا جلسوں میں پڑھنا کیسا ہے نیز غیر عالم کے وعظ کرنے اور نعت خوانی کرنے کی شرعی حیثیت واضح کریں۔ المستفتی محمد فیاض احمد متعلم جامعہ سولیہ لاہور۔

سوال نمبر ۱۰: مقابلہ نعت میں نعت خواں کیلئے انعام مقرر کرنا اور پیسوں کا تعین کرنا نیز واعظین، مقررین، ائمہ مساجد، مؤذنین اور قبروں اور گھروں پر قرآن خوانی کرنے والوں

کے لئے تنخواہوں اور پیسوں کا مقرر کرنا اور محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ کا اعلان کرنے کا شرعی حکم بیان کیا جائے۔ المستفتی امداد حسین شاہ خطیب موڑ کالا خطائی۔

سوال نمبر ۱۱: عورتوں کو بلند آواز سے میلا دشریف پڑھنا اور نعت خوانی کرنا جائز ہے یا کہ نہیں نیز عورت کی نعت سننا جائز ہے یا کہ نہیں؟ حافظ محمد حسن جامع مسجد مدینہ مصری شاہ لاہور۔

سوال نمبر ۱۲: گانے کی طرز پر نعت پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ المستفتی عطاء المصطفیٰ لاہور۔

سوال نمبر ۱۳: عورتوں کا محفل نعت اور وعظ اور جمعہ اور تبلیغی اجتماع میں شرکت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ المستفتی حافظ سلامت علی مدرس جامعہ حیات القرآن لاہور۔

سوال نمبر ۱۴: نعت خواں اور مقررین کی فیس متعین کر کے محفل نعت اور جلسوں کا انعقاد مسجد میں کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ دعویٰ کو مثبت اور منفی کی صورت میں دلائل سے آراستہ کریں یعنی اگر جائز ہے تو کیوں اور اگر ناجائز ہے تو کیوں؟ المستفتی حافظ محمد عباس خطیب قادر آباد۔

سوال نمبر ۱۵: محفل نعت اور محفل میلاد اور عام جلسوں میں ڈاڑھی منڈھے یا کٹے قاریوں کا تلاوت کرنا اور انکی تلاوت سننا اور ایسے قاریوں کے نام اشتہارات اور دعوت ناموں پر دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ عبدالرشید منڈی تاندلیا نوالہ ضلع فیصل آباد۔

سوال نمبر ۱۶: بازاروں، گلیوں، سڑکوں، چوکوں اور شاہراہوں میں محفل نعت، محفل میلاد، جلسوں اور کانفرنسوں کے منعقد کرنے کی شرعی حیثیت واضح کریں۔ المستفتی محمد عباس متعلم جامعہ سولیہ لاہور۔

سوال نمبر ۱۷: دیواروں پر بغیر مالک کی اجازت کے اشتہارات، بینر اور لکھائی کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ المستفتی جمیل احمد مدینہ مسجد مصری شاہ لاہور۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الجواب بعون الوهاب

الحمد لله الذي نزل الفرقان وفيه ما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا والصلوة والسلام على رسوله المختار الذي حلل من الاشياء على امتك وحم على امتك وعلی من قال اذا مدح الفاسق غضب الرب وهزله عرش الرحمن وعلی آله الاطهار وصحبه الكبار اجمعين . اما بعد

سوال نعت خوانی کی فضیلت بیان کی جائے کیا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت خوانی ہوئی ہے یا کہ نہیں ہوئی؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الجواب بعون الوهاب

نعت خوانی کی فضیلت بیان کی محتاج نہیں۔ نعت خوانی کے بارے میں خواجہ تبریزی فرماتے ہیں

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بی ادبیت

مشک و گلاب سے ہزار بار اپنا منہ دھوؤں تو بھی مجھے آپ کا نام لینا لائق نہیں ہے تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے۔

نعت سننے کیلئے رسول ﷺ کا تشریف لے جانا

حضرت ابو عبد اللہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بہت بڑے شاعر تھے ان کے اشعار میں بہت بڑی تاثیر تھی ایک دن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نعت سننے کے لئے ان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے گھر نعت سننے کے لئے تشریف لے جانا بہت بڑا اعزاز ہے۔

نعت خوانی سننے کیلئے سفر کرنا سنت نبوی ہے

وہ لوگ جو نعت خوانی سننے کے لئے دور دراز کا سفر کرتے ہیں وہ قابل رشک ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہیں۔

شاعر بارگاہ رسالت سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ

کے لئے حضور علیہ السلام کا منبر بچھانا

نعت خوانی کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے فرماتے۔

ہم ایدہ بروح القدس۔ اے اللہ حسان رضی اللہ عنہ کی روح قدس (جناب جبریل علیہ السلام) سے تائید فرما۔

بارگاہ نبوت کے نعت خواں کی تعداد

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے تحریر فرمایا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام نعت خواں مردوں میں ایک سو ساٹھ اور عورتوں میں سے بارہ تھیں مگر اختصاراً ہم کچھ اسماء گرامی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت حسان بن ثابت ؓ

دور جاہلیت میں بھی بہت بڑے شاعر مانے جاتے تھے جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ دوسرے انصار کے ساتھ اسلام سے مشرف ہو گئے اسلام قبول کرنے کے بعد شاعری کو ترک کر کے قرآن کے علوم حاصل کئے اور پھر معرکہ بدر پر جب مشرکین شعراء نے اسلام اور نبی علیہ کے خلاف اشعار لکھے اور یہ اشعار حضور علی السلام کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ نے حضرت حسان کو بلا کر ان کا جواب دینے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت حسان نے اسلام اور نبی علیہ السلام کی شان میں اشعار لکھے تو دنیائے اسلام عرب میں عام ہو گئے۔ اور مشرک شعراء کے قلم نوٹ گئے اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حسان کی زبان سے کلام جبرائیل ادا ہوتا ہے اس کے بعد حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں دس سال تک عظیم اسلامی خدمات سر انجام دیں اور معرکہ جہاد میں رہے اور اشعار سے مسلمانوں میں جوش و خروش پیدا کرتے حضور سید عالم کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پچاس سال تک زندہ رہے۔

بارگاہ نبوت میں حضرت حسان ؓ کے اشعار

واحسن منك لم ترقط عين
اے اللہ کے محبوب کسی آنکھ نے آج تک
آپ سے زیادہ حسین کبھی نہیں دیکھا
خلفت مبراً من كل عيب
آپ ہر عیب سے پاک اور مبرہ پیدا کئے گئے
واجمل منك لم تلد النساء
آپ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے
جنابی نہیں
كانك قد خلقت كما تشاء
گویا آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا گیا

حضرت سیدنا عباس ؓ

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ محتاج تعارف نہیں ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔

بارگاہ نبوت میں حضرت عباس ؓ کے اشعار

وانت لها ولدت اشرفت الا
رض وضاءت بنورك الافق
فنحن في ذلك الضياء وفي النور
روسل الرشاد نخترق
جب آپ پیدا ہوئے تو روشن ہو گئی زمین
ہم اس روشنی اور نور میں ہیں اور راستے
اور روشن ہو گیا آپ کے نور سے افق
ہدایت کے طے کیا کرتے ہیں

بارگاہ نبوت کے دوسرے نعت خواں کے اسماء گرامی یہ ہیں

حضرت سیدنا ابنا الجعدی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابو عبد اللہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔ اس طرح عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑے بڑے شعراء اس نعت خوانی کے منصب پر فائز ہیں ان میں سے کچھ کے اسماء گرامی ہم ذکر کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا شیخ سعدی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عارف جامی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا روم رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن حسن البوسیری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا فاضل بریلوی قدس سرہ وغیرہ۔ ان شعراء کے تذکرے بھی ہمارے لئے باعث تسکین قلب ہیں مگر ہم بخوف طوالت ان میں سے سرف ایک کا تذکرہ کرتے ہیں۔

صاحب قصیدہ بردہ شریف

قصیدہ بردہ شریف کے مصنف حضرت امام صالح شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن حسن البوصیری رحمہ اللہ فالج کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور ان کا نصف بدن بیکار اور بے حس ہو گیا اور حکیموں کے علاج سے مایوس ہو گئے تب عالم مایوسی میں اس قصیدہ کو رسول کریم کی شان میں تحریر کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنے مرض کے ازالہ کے لئے اس کو واسطہ دے کر جمعہ کی رات ایک تنہا مکان میں خالص عقیدہ سے بحضور قلب پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آئی اور خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا حضور نبی مختار صلی اللہ علی وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں کو شیخ کے اعضاء پر پھیرا تو خدائے تعالیٰ نے حضور کی برکت سے ان کو شفاء کامل عطا فرمائی۔ جب صبح کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کسی حاجت کے لئے بازار کو روانہ ہوئے تو راستے میں ان کے سامنے ایک درویش نے آکر سلام کیا اور کہا کہ میں تم سے وہ قصیدہ سننا چاہتا ہوں جس میں حضور سید عالم کی مدح ہے شیخ نے کہا کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت سے قصیدے لکھے ہیں آپ مجھ سے کونسا قصیدہ سننا چاہتے ہیں درویش نے کہا جس کی ابتداء میں امن تذکر جیران انج ہے شیخ نے متعجب ہو کر کہا واللہ اب تک میرے اس قصیدہ کو کسی نے نہیں سنا اسی لئے فرماتے ہیں کہ میں نے حیرت سے عرض کیا یا ابا الرجاء من این حفظتها۔ اے ابوالرجاء! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا میں نے یہ قصیدہ سوا اپنی سرکار کے کسی کو اب تک نہیں سنایا ہے نہ کوئی شخص اس وقت تک میرے پاس آیا جس کو یہ قصیدہ میں نے سنایا۔ ابوالرجاء رحمہ اللہ نے فرمایا

لقد سمعتها البارحة تنشدها بیس یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو يتمایل و يتجروک استحسنانا تحروک الاغصان المثمرة الخ۔ اے بوصیری یہ قصیدے گزشتہ رات میں نے اس وقت سنے جب تم دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

عرض کر رہے تھے اور حضور علیہ اسلام اس قصیدہ کو سن کر اظہار پسندیدگی کے لئے پھلوں سے بھری ہوئی ڈالی کی طرح ایسے تمایل و تحروک فرما رہے تھے جیسے صوفیہ وجد کرتے ہیں۔ ایک روایت میں آپ کو چادر بھی عنایت کرنے کا ذکر ہے اسی لئے بعض حضرات نے کہا کہ قصیدہ بردہ شریف سے نام رکھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے اور یہ ابوالرجاء اپنے وقت کے قطب الاقطاب مشہور تھے۔

محفل نعت کا انتظام کرنا سنت نبوی ﷺ ہے

محفل نعت کے منتظمین پر جتنا بھی فخر کیا جائے اتنا ہی کم ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کے لئے مال خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا اور تمام سال رزق میں برکت ہو جاتی ہے۔ محفل نعت کے لئے قہقروں، جھنڈیوں اور سلج کا انتظام سنت نبوی ہے جیسا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے اپنا منبر بچھا دیتے۔

نعت سننا اور سنانا سنت نبوی ﷺ ہے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ نے حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو نعت سناؤں آپ نے اجازت بخشی تو مہل ایک قصیدہ پڑھا جو ان کا اپنا تیار کیا ہوا تھا جس کے دو شعر ہم نے پہلے نقل کر دیئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ نعت سننا سنت ہے اور نعت سنانا بھی سنت ہے وہ اس لئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعت پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

(ثمرۃ الاوراق ص ۲۰۲ مواہب لدنیہ)

سوال

دور حاضر میں کثرت سے دیکھنے میں آیا ہے کہ مساجد اور شاہراہوں میں محفل نعت کا اہتمام اور انتظام کیا جاتا ہے اور اکثر نعت خواں غیر متشرع (ڈاڑھی کٹے ہوئے منڈے ہوئے) ہوا کرتے ہیں وضاحت اس امر کی مطلوب ہے کہ ڈاڑھی کٹانے والے یا منڈانے والے آدمی کو شریعت مصطفویٰ میں نعت خوانی کی اجازت ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب

خلاصہ جواب: ڈاڑھی حد شرعی سے کم کرنے والا اور منڈانے والا فاسق معطن ہے اور کھلم کھلا گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہے اور وہ نعت خواں جو ڈاڑھی منڈاتے اور حد شرعی سے کم کرنے والے ہیں وہ فاسق معطن ہیں اور ایسے نعت خواں کو اسٹیج یا منبر پر بٹھا کر نعت سننا یہ فاسق کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم شرعاً ممنوع ہے لہذا فاسق معطن کی نعت خوانی ممنوع ہے۔

توضیح جواب: جواب کی وضاحت سے پہلے دو مسئلوں کی وضاحت اشد ضروری ہے تاکہ قارئین کو جواب سمجھنے میں دشواری محسوس نہ ہو مسئلہ اولیٰ یہ ہے ڈاڑھی کٹوانے والا یا منڈوانے والا فاسق معطن ہے مسئلہ ثانیہ فاسق کی تعظیم شرعاً ممنوع ہے۔

ڈاڑھی حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق معطن ہے

پہلے اس سے کہ یہ مسئلہ بیان کیا جائے کہ حد شرعی سے ڈاڑھی کم رکھنے والا فاسق معطن ہے فاسق کی تعریف کی جائے تاکہ پھر یہ مسئلہ واضح ہو جائے کہ ڈاڑھی حد شرعی سے کم رکھنے

والا فاسق معطن ہے۔

فاسق کی تعریف: فاسق کا مبداء اور ماخذ فسق ہے لہذا ہم فسق کی تعریف کرتے ہیں تاکہ فاسق کی تعریف بھی معلوم ہو جائے جیسا کہ جامع العلوم ج ۲ ص ۲۸ میں فسق کی تعریف کی گئی ہے۔

الخروج عن طاعة الله تعالى
بارتکاب الکبيرة و فی معنی
ارتکاب الکبيرة الاصرار علی
الصغائر بمعنی الاکثار منها سواء
کانت من نوع واحد او من انواع
مختلفة.

فسق کا مفہوم یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے نکلتا ہے اور پھونٹے گناہوں کا بار بار ارتکاب یہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے صغیرہ عام ہے کہ وہ ایک قسم سے تعلق رکھتا ہو یا مختلف قسموں سے

عبارت مذکورہ کے بیان سے فسق کا معنی عیاں ہو گیا کہ کبیرہ کا ارتکاب اور صغیرہ گناہ کے بار بار ارتکاب سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے۔ یہاں تک فاسق کا معنی واضح ہو گیا اب اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ڈاڑھی کٹانا یا منڈانا گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ۔ مگر اس سے پہلے ہم اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھنا مشیت بھروا جب ہے یا سنت ہے۔

ڈاڑھی قبضہ کے برابر رکھنا واجب ہے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی رکھی اور زندگی بھر کبھی بھی ایک آدھ مرتبہ بھی نہ منڈوائی اور نہ مشیت سے کم حد تک کٹوائی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فعل جو لگا تار ہو اور کبھی بھی ترک نہ کیا ہو وہ وجوب کی علامت ہوتا ہے اور اگر لگا تار کیا ہو لیکن کبھی کبھار ترک بھی فرمایا ہو ایسا فعل سنت کہلاتا ہے۔ لگا تار عمل اور بغیر ترک کے ڈاڑھی رکھنے کی وجہ سے ڈاڑھی رکھنے کو واجب العمل کہیں گے۔ تاجدار بریلوی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ

فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۰ ص ۱۲۳ کتاب الخطر والا باحت پر حدیث نمبر ۷ کے تحت فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ کوئی عمل کیسا ہی مرغوب اور پسندیدہ ہو جب شرعاً لازم و ضروری نہ ہو تو بیان جواز کے لئے گاہے ترک بھی فرمادیتے یا قولاً خواہ تقریراً جواز ترک بتا دیتے اس لئے علماء کرام نے سنت کی تعریف میں ”مع ترک احیانا“ اضافہ کیا یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ حاصل بحث یہ ہوئی کہ ڈاڑھی رکھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لگا تار فعل ہے اور ایک مرتبہ بھی ترک نہ پایا گیا لہذا یہ وجوب کی دلیل ہوئی اس لئے ڈاڑھی رکھنا (مشت بھر) واجب ہوا۔ جیسا کہ فتح القدیر مع عنایہ جلد نمبر ۱ ص ۱۶۷ باب الاذان میں ہے۔

وقد يقال عدم الترك مرة دليل
الوجوب فينبغي وجوب الاذان وجوب کی دلیل ہوتا ہے لہذا اس بنا پر
لذا لک

عبارت مذکورہ سے باریب و شک معلوم ہو گیا کہ ڈاڑھی مشت بھر رکھنا واجب ہے۔
اب اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ڈاڑھی کٹنا یا منڈانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔

ڈاڑھی منڈانا یا مشت سے کم کٹنا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ

اس سے پہلے ہم نے قارئین کی خدمت میں واضح کر دیا کہ ڈاڑھی مشت بھر رکھنا واجب ہے اب ہم قارئین کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاڑھی کٹنا یا منڈانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔ اس سے پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ڈاڑھی قبضہ بھر رکھنا واجب ہے اور جو آدمی ڈاڑھی قبضہ بھر نہیں رکھتا تو وہ واجب کا تارک ہوگا اور واجب کا ترک اگرچہ گناہ صغیرہ ہے مگر صغیرہ کا ارتکاب بوجہ اصرار کبیرہ بن جاتا ہے اور ہمیشہ ڈاڑھی کٹنے یا منڈانے والا وہ اس گناہ پر مصر ہے لہذا یہی صغیرہ اس کے لئے کبیرہ بن جائے گا ان مقدموں اور جملوں کو ترتیب

دینے کے بعد نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ ڈاڑھی حد شرعی سے کم کٹانے والا یا منڈانے والا اعلانیہ طور پر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا اور جو اعلانیہ طور پر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے وہ فاسق و فاسق معلن ہوتا ہے۔

ازالتہ الشبہ: ایک شبہ کا ازالہ کر دینا ضروری ہے کہ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھیں کہ بار بار ڈاڑھی کا منڈوانا یا کٹوانا یہ تو تکرار ہے اصرار تو نہیں اور صغیرہ اس وقت کبیرہ بنتا ہے جب اس گناہ پر اصرار ہو اور یہاں اصرار نہیں ہے بلکہ تکرار ہے لہذا اس وہم کو دور کرنے کے لئے ہم شیخ عبدالحق محدث دہلوی احمد اللہ نے جو اشعة اللمعات میں اصرار اور تکرار میں فرق بیان کیا ہے وہ نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

اصرار اور تکرار میں فرق

تکرار یہ ہے کہ اگر کوئی شخص گناہ صغیرہ کر کے اس پر نادم اور شرمندہ ہو اور توبہ کرے۔ بعد میں پھر شامت نفس سے وہ گناہ کرے پھر نادم ہو تو یہ صورت گناہ کی تکرار ہے اور اگر کوئی شخص گناہ صغیرہ کر کے اس پر نادم نہ ہو اور منع کرنے کے باوجود اسے کرے یہ صورت گناہ کرنے کی گناہ پر اصرار ہے۔..... (اشعة اللمعات)

صغیرہ پر اصرار اور صغیرہ کو ہلکا جاننا کبیرہ ہے

یہ امر مسلم ہے کہ گناہ صغیرہ پر اصرار اور گناہ صغیرہ کو ہلکا جاننے سے گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے لہذا ہم بخوف طوالت اسی کو کافی سمجھتے ہیں اگر مزید تحقیق مطلوب ہو تو مطولات کی طرف رجوع فرمائیں۔

ڈاڑھی منڈوانے اور کٹوانے والا مصر اور اسے ہلکا جانتا ہے

ڈاڑھی کٹوانے والا یا روزانہ منڈوانے والا اپنے اس فعل قبیح پر مصر ہے اور یقیناً آپ کو

کہنا پڑے گا کہ یہ گناہ پر اصرار ہے کیونکہ روزانہ ڈاڑھی منڈوانے والا نہ تائب ہوتا ہے اور نہ ہی ایسا کرنے پر نادم بلکہ وہ تو ایسا فخر سے کرتا ہے اور اگر ایک دو دن ناغہ ہو جانے تو اسے لوگوں کو چہرہ دیکھاتے شرم آتی ہے تو ڈاڑھی منڈوانے والے کی اس کیفیت سے واضح معلوم ہو گیا کہ یہ گناہ پر اصرار ہے نہ کہ تکرار۔

خلاصہ بحث

مذکورہ مباحث سے یہ معلوم ہوا ڈاڑھی منڈوانے والا یا کٹانے والا اس گناہ پر اصرار کرتا ہے اور جو گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ فاسق ہوتا ہے لہذا ڈاڑھی منڈوانے والا یا کٹوانے والا فاسق ہوتا ہے۔

جو ڈاڑھی منڈوانے والا یا کٹوانے والا نعت خواں ہے وہ بھی فاسق ہوگا اور جب ایسے نعت خواں کو اسٹیج پر دعوت دے کر اس کی نعت سنیں گے اور اس کے نعرے لگائیں گے تو یہ اس کی تعظیم ہوگی جبکہ شریعت میں فاسق کی تعظیم ممنوع ہے لہذا ایسے نعت خواں کو نعت پڑھنے کا موقع دینا ممنوع ہے اب ہم کچھ عبارات تفسیر نقل کر کے اس بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ فاسق کی تعظیم گناہ ہے۔

فاسق کی توہین شرعاً واجب ہے

فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۷۳ میں ہے۔

فاسق کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے اس سے میلاد شریف نہ پڑھوایا جائے جیسا کہ تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے۔

لان فی تقدیمہ تعظیمہ و قد وجب علیہم اہانتہ شرعاً
کیونکہ فاسق کو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے
حالانکہ لوگوں پر فاسق کی توہین شرعاً واجب ہے

نتیجہ عبارت: عبارت مذکورہ کا حاصل واضح ہے کہ امام اہل سنت محدث بریلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فاسق سے میلاد شریف نہ پڑھایا جائے کیونکہ اس سے میلاد شریف پڑھانے میں اس کی تعظیم ہے اور شرعاً اس کی توہین واجب ہے اس لئے آج کل کے اکثر نعت خواں فاسق ہیں تو ان سے نعت خوانی کروانی ان کی تعظیم ہے جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔

فاسق کی تعظیم کرنے والے گنہگار ہیں

فتاویٰ اور فتاویٰ ج ۳ میں ہے

لو قد موات فاسقاً یا ثمون یعنی جن لوگوں نے فاسق کو پیشوا بنایا اور اس کی تعظیم کی وہ سب گنہگار ہوں گے۔

فاسق کی مدح سے رب قہار کا غضب

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۲۸۵ میں ہے

حدیث شریف میں ہے اذا مدح الفاسق غضب الرب و اهتز لذلک العرش یعنی جب فاسق کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الہی ہل جاتا ہے۔

ڈاڑھی کٹوانے اور منڈوانے والے سے نعت خوانی

کروانا رب قہار کے غضب کو دعوت دینا ہے

قارئین سے التماس ہے کہ حدیث مذکورہ میں غور فرمائیں اور نظر انصاف سے یہ بتائیں کہ فاسق کی تعظیم سے رب قہار کا غضب ہے یا کہ نہیں ہم قارئین کی خدمت میں کچھ قضایا اور جملے پیش کرتے ہیں اور اس کے بعد نتیجہ خود بخود واضح ہو جائے گا۔

جملہ اولی: پہلا قصیدہ اور جملہ یہ ہے کہ ڈاڑھی کٹوانے اور منڈوانے والا نعت خواں فاسق معلن ہے جیسا کہ ہم پیچھے دلائل سے ثابت کر چکے ہیں۔

جملہ ثانیہ: دوسرا قضیہ اور جملہ یہ ہے ایسے نعت خوانوں سے نعت خوانی کروانا فاسق
معلن کی تعظیم ہے یہ جملہ اور قضیہ بھی مبرہنہ اور دلائل سے آراستہ ہو چکا ہے جیسا کہ پہلے ہم
فتاویٰ رضویہ کے حوالہ سے بیان کر چکے ہیں۔

جملہ ثالثہ: فاسق کی تعظیم اور مدح رب قہار کے غضب اور ناراضگی کا باعث ہے جیسا
کہ ہم نے حدیث نقل کر دی ہے۔ ان تین مقدموں اور جملوں میں نظر و فکر کرنے کے بعد نتیجہ
یہی حاصل ہوگا کہ ڈاڑھی کٹے اور منڈے نعت خوانوں سے نعت خوانی کروانا رب قہار،
غضب اور ناراضگی کا سبب ہے۔

دور حاضر کے نعت خواں اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ

احقر دور حاضر کے نعت خواں کو دعوت فکر دیتا ہے کہ نعت خوانی بڑا عظیم منصب ہے کہ حضور
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا منبر بچھا دیتے الحاصل نعت
خوانی کا مرتبہ کوئی معمولی مرتبہ نہیں ہے۔ دور حاضر کے نعت خواں کو چاہئے کہ اپنی سیرت اور
صورت اسلامی بنائیں دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم رسول عربی کے عاشق اور محب ہیں عشق اور محبت کا
تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی ہر ادا کو محبوب جانتے ہوئے اس پر عمل کرنا مگر ان نعت خواں کو دیکھیں
دعویٰ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کی صورت اور سیرت سے دشمنی اللہ تعالیٰ ان کو
ہدایت عطا فرمائے اور ڈاڑھی پوری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نعت خوانی کرنی چاہئے مگر نعت خوانی
کے اداب اور محفل کے اداب اشد ضروری ہیں۔

سوال

محفل نعت میں اکثر مرض پھیل چکی ہے کہ فوٹو بازی اور ویڈیو بنائی
جاتی ہے۔ اگر محفل نعت کے ناظمین کو ویڈیو بنانے سے منع کیا جائے تو
جواب میں یہ کہتے ہیں ویڈیو ٹی وی اور فوٹو میں فرق ہے۔ ویڈیو بنانے
میں کوئی حرج نہیں ہے نیز ہم تو اس لئے بناتے ہیں کہ اس محفل کی یادگار
باقی رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الجواب بعون الوهاب

الحمد لله الذي صورنا وقضى بالعذاب على الذين يضاهنون
خلق الله والصلاة والسلام على من حرم التصوير و على آله و
صحابه اجمعين.

اسلام میں کوئی خاص قسم کی تصویر ممنوع و محرم نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی ذی روح تصویر عکسی ہو
یا عکسی حرام ہے فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۱۷۱ میں مصرح ہے۔
صورنگری جائد مطلقاً حرام است سایہ دار باشد یا بے سایہ دقتی باشد یا عکسی۔

جائداد کی صورت بنانا مطلقاً حرام ہے عام ازیں سایہ دار ہو یا غیر سایہ دار ہو دقتی ہو کہ
عکسی۔ فتاویٰ رضویہ کی مذکورہ عبارت نے توفیقاً ہی کر دیا کہ ہر قسم کی تصویر حرام ہے کیونکہ
حرمت تصویر کی علت سب میں یکساں پائی گئی ہے لہذا حکم بھی پایا جائے گا یعنی ہر قسم کی تصویر
حرام ہوگی۔

حرمت تصویر کی حکمت اور علت

علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ رد المحتار ج ۱ ص ۴۷۹ میں فرماتے ہیں۔

لان علة حرمه التصوير المضاهاة لخلق الله تعالى یعنی حرمت تصویر کی علت اللہ تعالیٰ کی صفت خلق میں مشابہت پیدا کرنا ہے۔

جب قارئین کی نظر میں حرمت تصویر کی علت واضح ہوگی تو یہ علت ہر قسم کی تصویر میں پائی جائے گی عام ازیں کبیرہ کی ہو یاٹی وی اور ویڈیو کی ہو۔ متحرک ہو یا غیر متحرک ہو لہذا ہر قسم کی تصویر حرام قرار پائی۔

جاندار کی تصویر بنانا گناہ کبیرہ ہے

عمدة القاری شرح صحیح بخاری ج ۲۲ ص ۷۰ میں ہے۔

تصویر صورة الحيوان حرام اشد
التحریم و هو من الكبائر
جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور
کبیرہ گناہوں میں سے ہے

عبارت مذکورہ سے واضح ہو گیا جاندار کی صورت بنانا گناہ کبیرہ ہے اور جو گناہ کبیرہ کا اعلانیہ مرتکب ہو وہ اصطلاح شرع میں فاسق معین ہوا کرتا ہے۔ الحاصل ایسی محفل نعت جس میں ویڈیو اور تصویر کشی کا ارتکاب ہو رہا ہو اس میں شرکاء فاسق معین ہوں گے لہذا ایسی محفل میں شرکت کرنا گناہ ہے بلکہ ثواب تو بہت دور ہے فاسق ہو جائیں گے۔

انتباہ

بخوف طوالت یہاں مجوزین ویڈیو اور ٹی وی کے دلائل نقل نہیں کئے گئے انشاء اللہ مستقبل قریب میں ہی مجوزین کے دلائل کا تنقیدی جائزہ پیش کرنے کے لئے ایک رسالہ منظر عام پر آجائے گا۔ قارئین اور شائقین حضرات انتظار فرمائیں۔

سوال

محفل نعت میں لوگ نعت خواں حضرات کے سروں پر نوٹ اور روپے پھینکتے ہیں اور وہ چٹائیوں اور فرشوں پر گرتے ہیں اور اکثر اوقات نوٹ پاؤں کے نیچے آتے ہیں۔ آیا اس طرح محفل میں بار بار اٹھنا جائز ہے اکثر نوٹوں پر محمد یعقوب وغیرہ اسماء مبارکہ لکھے ہوتے ہیں آیا نوٹوں کو اس طرح پھینکنا اور پاؤں تلے روندنا یہ بے ادبی نہیں ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الجواب بعون الوهاب

اس سوال میں دو باتیں قابل وضاحت ہیں ایک تو نوٹوں کو سروں پر پھینکنا اور پھر ان کا پاؤں والی جگہ پر گرنا اور دوسرا یہ کہ بار بار مجلس میں اٹھنا احترام دونوں کی شرعی حیثیت واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے تاکہ مسلمان ایسی چیزوں سے پرہیز کریں ماتو فیقی الا باللہ

نوٹوں کو نعت خوانوں کے سروں پر پھینکنا

نوٹوں کے اوپر نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور ناموں کو زمین پر نہیں گرانا چاہئے اور ان ناموں کا ادب و احترام اشد ضروری ہے فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۵ میں ہے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت یہ فرماتے ہیں۔

ہمارے علماء تصریح اور توضیح فرماتے ہیں کہ نفس حروف یعنی الف اور باء وغیرہ حروف تہجی ہر ایک علیحدہ علیحدہ قابل ادب ہیں اور کسی چیز پر یہ علیحدہ علیحدہ بھی لکھے ہوئے ہوں یہ حروف قابل ادب ہیں مثلاً کسی تختی پر لکھے ہوئے ہوں اگرچہ ان میں کوئی برنامہ لکھا ہو جیسے فرعون اور ابو جہل وغیرہ ان ناموں کے باوجود بھی ان حروف کی تعظیم کی جائے اگرچہ ان کا فروں

کے نام اہانت اور تذلیل کے قابل ہیں اس مسئلہ کی فتاویٰ ہندیہ میں تصریح اور توضیح کی گئی ہے ملاحظہ فرمائیں فی الہندیہ اذ کتب اسم فرعون اور کتب ابو جہل الخ یعنی فتاویٰ ہندیہ میں مذکور ہے کہ اگر کسی چیز پر فرعون یا ابو جہل کا نام لکھا ہوا ہو تو مکروہ ہے اس کو اس طرح پھینک دیا جائے کیونکہ یہ حروف (تجبی) قابل ادب ہیں۔

حروف تجبی اللہ کی کلام ہیں

فتاویٰ رضویہ میں ہے حروف تجبی یعنی الف و باء وغیرہ یہ اللہ کی کلام ہیں اور یہ حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے (رد المحتار)

محفل نعت میں اعلانیہ طور پر نوٹوں پر لکھے ہوئے

ناموں کی بے ادبی میں ہر آدمی شریک ہوتا ہے

محفل نعت میں کوئی نوٹوں پر لکھے ہوئے ناموں کی بے ادبی کر رہا ہے اور کوئی دیکھ رہا ہے۔ اصل صورت اس کی یہ ہوگی جب ناظمین محفل نوٹوں کو پھینکیں گے اور نیچے کریں گے اور نوٹوں پر لکھے ناموں اور حروف کی بے ادبی ہو تو تمام محفل نعت کے شرکاء اس بے ادبی کرنے کے گناہ میں شریک ہوں گے الحاصل اللہ تعالیٰ پناہ دے ابلیس کے مکرو فریب سے کہ وہ آدمی سے حسنات اور نیکیوں کے دھوکہ سے سیئات اور برائیاں کرواتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے اور محفل نعت کے بہانے بے ادبی کرواتا ہے اور مساجد اور شاہراہوں میں تصویر کشی جیسا گناہ کرواتا ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔

محفل نعت میں بار بار اٹھنے اور دوسروں کو اٹھانے کا شرعی حکم

محفل نعت میں عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ بار بار اٹھتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں نوٹ ہوتے ہیں اور یہ لوگ دوسروں کو بھی نوٹ وصول کرنے کے لئے اٹھاتے

ہیں اور یہ لوگ کبھی ادھر جاتے ہیں اور کبھی مجلس میں ادھر جاتے ہیں اور ساتھ ہی بلند آواز سے بولتے بھی ہیں اور ایک دوسرے کو اشارے بھی کرتے ہیں ایسے افعال اور اقوال یہ محفل نعت اور مجلس وعظ کے خلاف ہیں ایسی چیزوں کا ارتکاب کرنے والے کروانے والے اور دیکھنے والے سب کے سب گنہگار ہوں گے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں مرقوم ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۲۰۸ میں ہے

النوع الثاني و الخمسون قطع كلام
الغير من غير ضرورة خصوصاً
اذا كان في مذاكرة العلم الشرعي
(وقدم ان السلام عليه) اي على
الجالس لمذاكرة العلم (اثم) لما
فيه من قطع الغير وايداء المسلم
المتكلم والسامع (و كذا تكلم من
هو جالس (و في مجلس عظة) اي
وعظ و تذكير (ولو مع الاخفاء و
كذا مجرد التفاته و تحركه) و قيامه
و اتكائه (من غير حاجته) فكل هذا
سوء ادب و خفة و عجلة و سفه بل
يتعين التوجه اليه ر الانصات والا
ستماع الي ان ينتهي كلامه بلا
التفات ولا تحرك و لا تكلم الخ

کلام ممنوع کی ۵۲ ویں قسم یہ ہے بغیر
ضرورت شرعیہ کے دوسرے کی بات کا ثنا
ہے خصوصاً جبکہ وہ علم شرعی کے ذکر میں
ہو۔ اور اس سے پہلے یہ گزر چکا ہے اس
دوران اس پر سلام کرنا بھی گناہ ہے کیونکہ
اس میں اسی نیک کلام کا کا ثنا ہے اور قائل
اور سامعین مسلمانوں کو ایذا دیتا ہے۔ اس
طرح جو مجلس وعظ میں بیٹھا ہو اس سے بھی
بات کرنا گناہ ہے اگرچہ آہستہ ہی ہو۔
اس طرح بغیر ضرورت کے ادھر ادھر دیکھنا
یا کوئی حرکت و جنبش کرنا کھڑا ہو جانا یا تکیہ
لگا لینا اور یہ سب گستاخی و بے ادبی اور ہلکا
پن اور جلد بازی اور حماقت ہے بلکہ لازم
یہی ہے کہ اسی کی طرف توجہ کئے خاموش
کان لگائے سنتے رہیں یہاں تک

مختصراً

کہ اس کا کلام ختم ہو اس وقت تک نہ ادھر

(طریقہ محمدیہ و حلیقہ ندیہ)

ادھر دیکھیں نہ کوئی حرکت کریں اور بالکل

کسی قسم کی کوئی بات نہ کریں۔

توضیح المسئلہ: عبارت مذکورہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مجلس وعظ میں بغیر ضرورت کے اُستہ بولنا گستاخی اور بے ادبی ہے تو پھر دور حاضر کی محفل نعت میں جو کچھ ہو رہا ہے مثلاً بار بار اٹھنا اور اونچی اونچی بولنا اور ہاتھوں میں ہاتھ دے کر ادھر ادھر چکر لگانا کیا یہ جائز ہے ایسی محفل نعت کا منعقد کرنا یقیناً گناہ ہے۔ کیونکہ محفل وعظ اور محفل نعت کے آداب کے تقاضے پورے نہیں ہو رہے لہذا محفل نعت کے تمام شرکاء گنہگار ہوں گے۔

محفل نعت ہونی چاہئے مگر.....

قارئین کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ اس طرح تو محفل نعت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ حالانکہ میری مراد یہ نہیں کہ محفل نعت کو ختم کیا جائے بلکہ میرا پیغام اہل سنت کے شعراء ادباء اور علماء کی طرف یہ ہے کہ محفل نعت ہونی چاہئے مگر محفل نعت کے آداب کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہئے۔ محفل نعت کے اندر جو قبائح اور برائیاں معرض وجود میں لائی جا رہی ہیں انکو ختم کیا جائے ورنہ محفل نعت کے تمام شرکاء ثواب کی بجائے گنہگار ہوں گے۔

سوال

ایسی محفل نعت جس میں ڈاڑھی کٹے یا منڈھے نعت خواں اسٹیج اور منبر پر قابض ہوں۔ فوٹو بازی اور ویڈیو کا ارتکاب ہو رہا ہو نعت خوانی کرنے والوں پر نوٹوں کی بارش ہو رہی ہو اور فساد و فحار نعت خواں کے نعرے لگ رہے

ہوں، بعض اسٹیج کی طرف بھنگڑے اور لڑیاں ڈالتے ہوئے جارہے ہوں اور بعض آرہے ہوں اور کوئی کسی کے ہاتھ میں نوٹ دے کر اسے کھڑا کر رہا ہو اور کوئی کسی کو اشارہ کر رہا ہو ان چیزوں کے باوجود اس میں شرکت کرنا، چندہ دینا، انتظام اور اہتمام کرنا اور صدارت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الجواب بعون الوهاب

دور حاضر میں محفل نعت میں جو چیزیں معرض وجود میں آرہی ہیں مثلاً فوٹو بازی، ویڈیو، بھنگڑے، لڑیاں اور بار بار مجلس میں کھڑا ہونا یہ سب خلاف شرع افعال ہیں اور محفل نعت کے آداب کے خلاف ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے لہذا عیان کیلئے بیان کی ضرورت نہیں ہو کر تکی ایسی محفلوں اور دعوتوں کو جہاں منکرات شرعیہ اور برائیوں کا ارتکاب ہو رہا ہو قبول کرنا لازم نہیں ہے بلکہ ایسی محافل میں شرکت کرنا باعث گناہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۳۳ میں ہے۔

لو علم قبل الحضور لایحضر لانه لم یلزمه حق الدعوة (ہدایہ)

اگر دعوت پر جانے سے پہلے اسے معلوم ہو کہ خلاف شرع اور منکرات شرعیہ کا ارتکاب ہوگا تو اس آدمی پر دعوت کا حق لازم نہیں آتا یعنی اس کو دعوت قبول کرنا ضروری نہیں ہوتا

عبارت مذکورہ سے معلوم ہو گیا کہ جس دعوت پر خلاف شرع کام ہونے کا علم ہو وہاں پر نہیں جانا چاہئے محفل نعت میں خلاف شرع کام ہوتے ہیں لہذا وہاں شرکت کرنا، انتظام کرنا،

تعاون کرنا، صدارت کرنا یہ سب ناجائز ہوں گے اور برائی میں شرکت ہوگی۔ بلکہ ایسی دعوت کو قبول کرنا سنت ہی نہیں ہے جیسا کہ کفایہ میں ہے۔

لان اجابة الدعوة انما تلزم اذا
یعنی دعوت کا قبول کرنا تب لازم ہوگا کہ
كانت الدعوة على وجه السنة
جب دعوت سنت کے مطابق ہو۔

عبارت مذکورہ سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ دعوت کا قبول کرنا اس وقت لازم ہوگا جب دعوت سنت نبوی کے مطابق ہو ورنہ نہیں۔ آج کل محفل نعت میں خلاف سنت کئی قسم کے کام ہو رہے ہیں لہذا اس طرح کی محفل نعت میں شرکت کرنی ناجائز ہے۔

سوال
محفل نعت کے اشتہارات اور دعوت ناموں پر ڈاڑھی کٹے اور منڈھے نعت خوانوں، معاونین، اسٹیج سیکرٹریوں اور انتظامیہ کے نام لکھ کر مساجد، بازاروں، چوکوں اور شاہراہوں میں لٹکانا اور آویزاں کرنا شریعت مصطفوی میں جائز ہے یا ناجائز؟

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بعون الوهاب

صورت مسئلہ میں اکثر نعت خواں، معاونین، اسٹیج سیکرٹری اور منتظمین وغیرہ فاسق معلن ہوتے ہیں اور فاسق کی تعظیم ممنوع ہے جیسا کہ تبیین الحقائق میں ہے۔

فی تقدیمہ تعظیمہ وقد و جب علیہم اہانتہ شرعاً
یعنی فاسق کو آگے کرنے میں فاسق کی تعظیم ہے حالانکہ ہر مقام میں اس کی توہین واجب ہے۔

اشتہارات میں نعت خواں اور معاونین وغیرہ کے نام لکھنا اور انکے ناموں کے ساتھ ”عالیہ عزت مآب وغیرہ“ کے القاب لکھنا یہ تعظیم ہے حالانکہ ان فاسقوں کی توہین واجب ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ فاسق کی ہر قسم کی تعظیم ممنوع ہے لہذا اشتہارات پر نام لکھ کر آویزاں کرنا سب ناجائز ہیں اشتہار لکھنے والے لگانے والے اور تعاون کرنے والے ناجائز کام کے مرتکب ہوں گے واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

سوال
محفل نعت کے آداب سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان فرمائیں تاکہ محفل نعت کے منتظمین سنت کے مطابق اپنی محافل منانے کی کوشش کریں اور ثواب اور اجر پائیں

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بعون الوهاب
محفل نعت کے آداب

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۲۰۸ میں بحوالہ طریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ منقول ہے کہ ادھر ادھر دیکھنا یا کوئی حرکت کرنا کھڑا ہو جانا یا تکیہ لگا لینا اور یہ سب گستاخی و بے ادبی ہے۔ بلکہ محفل نعت میں نعت پڑھنے والے کی طرف توجہ کی جائے اور خاموش ہو کر نعت کو سنا جائے اور نہ ادھر ادھر دیکھا جائے اور کوئی بات بھی نہ کی جائے تمام نعت خواں کی ڈاڑھی سنت کے مطابق پوری ہو اور محفل نعت فوٹو بازی اور ویڈیو سے پاک ہو اور کسی قسم کی خلاف شرع کوئی حرکت نہ کی جائے۔ ہماری محفل نعت سنت نبوی کے مطابق ہو۔ فقیر پر تقصیر تمام نعت خواں اور

انتظامیہ کو دعوت فکر دیتا ہے کہ اپنی محفل میں خلاف شرع کوئی کام نہ ہونے دیں تو پھر انشاء اللہ خصوصی رحمتوں کی بارش محفل پر نازل ہوگی جس سے محفل والوں کے دل و دماغ معطر ہو جائیں گے۔ اے اللہ ہمارے نعت خوانوں کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور حضرت رومی، سعدی اور جامی رحمہم اللہ جیسی صورت سیرت اور عشق عطا فرما۔ آمین۔

سوال

نعت خوانی کے ساتھ ساز بجانا جائز ہے کہ نہیں اور ایسی نعتوں کا سننا جس میں ساز وغیرہ بجاتے ہوں کیا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب بعون الوهاب

نعت خوانی کے ساتھ ساز بجانے کی شرعی حیثیت

نعت خوانی مزامیر اور باجوں کے ساتھ حرام ہے کیونکہ مزامیر حرام ہیں اور نعت خوانی جائز ہے مگر مزامیر جو کہ حرام ہے اس کے ساتھ مل کر نعت اس نوعیت سے کی جائے کہ نعت خوانی کے ساتھ مزامیر اور باجے بھی ہوں ایسی نعت خوانی ناجائز ہو جائے گی۔

مزامیر اور باجے حرام ہیں

فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۲۱۲ میں ہے

مزامیر حرام ہیں جیسا کہ حضور پر نور سلطان المشائخ محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات طیبات فوائد شریف میں ہے مزامیر حرام است یعنی مزامیر حرام ہیں۔ مزامیر کی حرمت کے بارے میں احادیث حد تو اتر کو پہنچ چکی ہیں اور کچھ نہ ہو تو حدیث

جلیل جمیل صحیح ریح صحیح بخاری شریف کافی اور وافی ہے کہ حضور سید عام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لیکونن فی امتی اقوام یستحلون ضرور میری امت میں کچھ لوگ ایسے الحور و الحریر و الخمر و ہونے والے ہیں کہ حلال ٹھہرائیں گے المعازف عورتوں کی شرم گاہ یعنی زنا اور ریشمی

کپڑوں اور شراب اور باجوں کو

عبارت مذکورہ سے معلوم ہو گیا کہ بعض لوگ باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے حالانکہ یہ حرام ہیں۔

قاعدہ اور ضابطہ: جائز کے ساتھ ناجائز شے مل جائے تو وہ ناجائز ہو جاتی ہے لہذا نعت خوانی کے ساتھ مزامیر مل جائیں تو ایسی نعت خوانی کا کرنا بھی ناجائز ہو جائے گا اور ایسی نعت خوانی کا سننا بھی ناجائز ہو جائے گا ایسی محافل جن میں خلاف شرع کام ہوتا ہے ان میں شرکت کرنے والے آدمیوں کا سب کا گناہ اس بانی محفل کو ہوتا ہے نیز اس کو اپنا گناہ علیحدہ ملتا ہے۔

حاضرین محفل کا گناہ بانی محفل پر ہوگا

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۲۱۳ میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

من دعا الی ضلالة کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعه لاینقص ذالک من اثمهم شیاً جو کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلائے جتنے اس کے بلائے پر آئیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہوا اور اس سے ان کے

گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو

حاصل کلام: محفل نعت میں جو خلاف شرع کام ہوتے ہیں مثلاً فوٹو، فاسق کا نعت پڑھنا یا باجوں کے ساتھ نعت خوانی وغیرہ جتنے بھی ایسی محفل میں آئیں گے ان سب کا گناہ بانی محفل پر ہوگا۔

سوال
غیر عالم کا نعتیہ کلام تحریر کرنا اور پھر ایسے نعتیہ کلام کا جلسوں میں پڑھنا کیسا ہے نیز غیر عالم کے وعظ کرنے اور نعت خوانی کرنے کی شرعی حیثیت واضح کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب بعون الوهاب

خلاصہ جواب یہ ہے کہ نعت میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہوگی اور آپ کا تذکرہ ہوگا اور جو علم کے بغیر نعت تحریر کرے گا وہ جہالت اور گمراہی پھیلانے کا کیونکہ اس کو الفاظ کے معانی کا علم نہیں ہوتا لہذا وہ الفاظ ایسے استعمال کرے گا جو مقام اور تقاضا حال کے مطابق نہیں ہوں گے تو ایسی نعت میں جو جاہل کی تحریر کردہ ہوگی تو وہ کبھی کبھی کلمات کفریہ کا استعمال بھی کرے گا جس سے کفر و ضلالت کی اشاعت ہوگی لہذا جاہل کی نعت خوانی کی دو ہی صورتیں ہوں گی یا تو وہ نعتیہ کلام جو پیش کرے گا اس کا اپنا ہوگا اور یا کسی غیر کا ہوگا تو جہالت کی وجہ سے وہ کلام کو ادا نہیں کر سکے گا لہذا لوگوں کو پریشان کرے گا۔ حاصل کلام جاہل کا نعت پڑھنا فتنہ کا باعث ہوگا۔ جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک اس مسئلہ کی وضاحت کر رہی ہے۔

افتوا بغیر علم فضلووا واضلوا بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی وغیرہ

یعنی جن لوگوں نے بغیر علم کے کوئی مسئلہ بیان کیا آپ بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔

غیر عالم کا وعظ کرنا حرام ہے

احکام شریعت ج ۲ ص ۲۳۱ میں ہے۔

تاجدار بریلی کی خدمت اقدس میں سوال کیا گیا کہ غیر عالم کا وعظ کرنا کیسا ہے تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا حرام ہے اور پھر آپ سے سوال کیا گیا کہ عالم کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔

عالم کی تعریف

عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر واقف ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۹۲ میں ہے۔

جاہل کی وعظ گوئی گناہ ہے

وعظ میں تین ہی صورتیں ہوں گی یا تو قرآن مجید کی تفسیر ہوگی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا شریعت کا مسئلہ اور جاہل کو ان میں سے کسی چیز کا بیان جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوا
مقعده من النار (ترمذی)

اور اگر جاہل حدیث نبوی بیان کرے گا تو اسے صحیح، غلط، ثابت اور موضوع کی تمییز نہ ہوگی اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من یقل علی مالم اقل فلیتبوا
مقعده من النار (بخاری شریف)

جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ فرمائی
وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

اور اگر جاہل شریعت کا مسئلہ بیان کرے گا تو اس کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

افتوا بغیر علم فضلو و اضلو بغیر علم کے مسئلہ بیان کیا تو وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔

حاصل کلام: ان عبارات مذکورہ سے آفتاب کی طرح مسئلہ روشن ہو گیا کہ جاہل کو نعت خوانی اور وعظ دونوں جائز نہیں ہیں ورنہ وہ خود بھی پریشان ہوگا اور دوسروں کو بھی فتنہ میں ڈالے گا۔

سوال

مقابلہ نعت خوانی میں شاخو اس کے لئے انعام مقرر کرنا اور پیسوں کا تعین کرنا نیز واعظین، مدرسین، مقررین، آئمہ مساجد، مؤذنین، قبروں اور گھروں پر قرآن خوانی کرنے والوں کے لئے تنخواہوں اور پیسوں کا مقرر کرنا اور محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ کا اعلان کرنے کا شرعی حکم بیان کیا جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب بعون الوهاب

خلاصہ جواب: اذان، حج، امامت، قرآن اور فقہ کی تعلیم پر دو قسم کی رائے موجود ہیں (1) متقدمین (2) متاخرین (متقدمین کی رائے تو یہ ہے کہ اذان، حج، امامت، قرآن اور فقہ کی تعلیم پر اجرت اور پیسے مقرر کرنا جائز نہیں اور متاخرین نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو دیکھ کر اور ماحول کی نزاکت کو دیکھ کر استحضاراً ان چیزوں کی اجرت لینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ ہم اس مسئلہ کی توضیح کے لئے متقدمین اور متاخرین کی رائے کو فقہاء کرام کی عبارت

کے حوالے سے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

متقدمین کا نظریہ

ہدایہ ج ۳ ص ۳۰۳ میں ہے۔

ولا الاستیجار علی الاذان والحج وكذا الامامة و تعليم القرآن والفقہ والاصل ان كل طاعة يختص بها العلم لایجوز الاستیجار علیہ عندنا اذان اور حج کی اجرت لینا جائز نہیں ہے اور اسی طرح نماز کی امامت اور قرآن کی تعلیم اور فقہ کی تعلیم پر بھی اجرت اور تنخواہ جائز نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر ایسی طاعت اور نیک کام کہ اس کے ساتھ مسلمان خاص ہو اس پر مزدوری اور تنخواہ لینا ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے۔

متقدمین کی دلیل

قرآن کی تعلیم پر اجرت لینا ناجائز ہے

صاحب ہدایہ نے ج ۳ ص ۳۰۳ میں حدیث نقل کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ولنا قوله عليه السلام اقروا القرآن ولا تاكلوا به و لا تاكلوا به حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی تعلیم دو اور اس کا عوض اور بدلہ مت کھاؤ

اذان پر اجرت لینا ناجائز ہے

وفی آخر ماعهد رسول الله عليه و في آخر ماعهد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

السلام الى عثمان بن ابی العاص وان اتخذت مودنا فلا تاخذ على الاذان اجراً ولان القربة متى حصلت وقعت عن العامل وهذا تعتبر اهلية فلا يجوز له اخذ الاجر من غيره كمافی الصوم والصلوة

نے عثمان بن ابی العاص سے لیا اسکے آخر میں یہ ہے کہ ایسا موذن مقرر کر جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے (ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ) اور دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ جب کوئی فعل قربت اور عبادت واقع ہو تو وہ عامل کی طرف سے ثواب کا کام ہوگا۔ اسی لئے ان کاموں میں یہ اعتبار ہے کہ اس کو اس کام کی لیاقت ہو یعنی مثلاً اذان یا امامت کے لائق ہو تو پھر اس کو دوسرے سے اجرت لینا جائز نہ رہا جیسے روزہ اور نماز میں ہے۔

متاخرین کا نظریہ

ہدایہ ج ۳ ص ۳۰۳ میں ہے
بعض مشائخنا استحسنوا الاستیجار علی تعلیم القرآن الیوم

اس زمانہ میں بعض مشائخ نے قرآن پڑھانے پر اجرت لینے کو استحساناً جائز رکھا ہے

متاخرین کی دلیل

لانه ظهر التواني في الامور الدينية ففی الامتناع يضيع حفظ القرآن و عليه الفتوى

کیونکہ اس زمانہ میں دینی امور میں سستی اور بے پرواہی ظاہر ہو گئی پس اگر منع کیا جائے ان چیزوں سے تو قرآن کا حفظ ضائع ہو جائے گا اور اسی پر فتویٰ ہے

خلاصہ عبارت: عبارت مذکورہ سے مسئلہ عیاں ہو گیا ماحول کے بدلنے سے مسائل بدل جاتے ہیں متقدمین کے زمانہ میں ذوق شوق باقی تھا اور متاخرین میں وہ ذوق باقی نہ رہا لہذا انہوں نے امامت اور تعلیم القرآن وغیرہ پر اجرت کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ اس طرح اجرت کے جواز پر کنز الدقائق کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

والفتوى اليوم على جواز الاستیجار لتعليم القرآن .
کنز الدقائق ص ۳۶۲ (مطبوعہ کوئٹہ)

اس زمانہ میں فتویٰ اس پر ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم پر اجرت جائز ہے

حاشیہ کنز الدقائق

امامت، اذان، اقامت، تعلیم فقہ اور وعظ پر اجرت لینا جائز ہے

وكذا يجوز على الامامة في هذا اليوم لان لائمة كانت لهم عطيات في بيت المال و انقطعت اليوم بسبب استيلاء الظلمة عليها

اس زمانہ میں امامت پر اجرت جائز ہے کیونکہ پہلے ائمہ مساجد کے عطیات بیت المال میں مقرر تھے اب بیت المال پر ظالموں کے مسلط ہونے کی وجہ سے وہ عطیات ائمہ کو نہیں مل رہے لہذا امامت پر اجرت جائز ہے۔

حاشیہ کنز الدقائق:

في الدر المختار وغيره تعليم الفقه والامامة والاذان والاقامة

در مختار وغیرہ میں ہے کہ فقہ کی تعلیم، امامت، اذان، اقامت

والو عظ فهذا مجموع ما فتى
به المتأخرون من مشائخنا
کنز الدقائق ص ۳۶۴ (مطبوعہ کوئٹہ)

حاصل کلام: عبارات مذکورہ صریحہ و قیہ سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ اذان، اقامت، امامت، تعلیم فقہ اور وعظ پر اجرت جائز ہے۔

نعت خوانی اور تقریر پر اجرت جائز ہے

اگر نعت خوانی اور تقریر کرنے والے متشرع (ڈاڑھی مکمل والے) ہوں اور سنت کے مطابق نعت خوانی اور تقریر ہو رہی ہو تو افضل یہ ہے کہ اجرت نہ لیں اور اگر اجرت لے لیں تو جائز ہے۔

گھروں اور قبروں پر قرآن خوانی کی اجرت لینا

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۶۷ میں ہے

قرآن خوانی کرنے کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو اجرت پر قرآن خوانی کی جائے گی یا بغیر اجرت کے اور بغیر اجرت کے ہو تو اس میں تو کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے اور اگر اجرت پر ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو تعین نہیں کیا جائے گا مگر وہاں قرآن خوانی پر پیسے دینے کا رواج ہے اور یا تعین کیا جائے گا یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ پہلی صورت یعنی تعین نہیں کیا گیا اور دینے کا رواج ہے تو یہ صورت بھی ناجائز ہوگی کیونکہ فان المعروف عرفا كالمشروط لفظاً یعنی جو چیز معروف اور مروج ہو تو وہ مشروط ہی کی طرح ہوتی ہے یعنی یہ صورت بھی اجرت پر قرآنی خوانی کی ہوگی اور تلاوت قرآن اور ذکر الہی پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہے لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوتے ہیں جیسا کہ رد المحتار میں ہے

تب یہ فعل حرام کے مرتکب ہیں تو ثواب کس چیز کا۔ مردوں کو بھیجے گا اور گناہ پر ثواب کی امید اور زیادہ سخت اور اشد ہے جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے

قرآن خوانی پر اجرت لینے کا حیلہ جواز

اس کے جواز کا حیلہ یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے یا دو گھنٹے کے لئے ملازم رکھ لیں اور تنخواہ اتنی دیر کی ہر شخص کی معین کر دیں مثلاً پڑھوانے والا کہے میں نے تجھے آج فلاں وقت سے فلاں وقت تک کے لئے اتنی اجرت پر ملازم رکھا جو کام چاہوں گا لوں گا وہ کہے میں نے قبول کیا اب وہ اتنی دیر کے واسطے اس کا ملازم ہو گیا جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اسے کہے فلاں میت کے لئے اتنا قرآن عظیم یا اس قدر کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھا اور یہ صورت اجرت کے جواز کی ہے۔

ڈاڑھی کٹے یا منڈے نعت خوانوں کی خدمت ناجائز ہے

مذکورہ بالا عبارات سے واضح ہو گیا کہ ایسے نعت خواں جن کی ڈاڑھی شریعت کے مطابق نہیں ان کو نعت خوانی کے منصب پر فائز کرنا ناجائز نہیں تو پھر ان کی خدمت کرنا کس طرح جائز ہوگا۔

البتہ جو نعت خواں متشرع (مکمل ڈاڑھی والے) ہیں ان کی خدمت کرنا جائز ہے

محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ کی شرعی حیثیت

آج کل یہ رواج عام ہو چکا ہے کہ محفل نعت کے اختتام پر قرعہ اندازی سے محفل نعت میں عمرہ کا ٹکٹ جاری کیا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت واضح کرنی ضروری ہے۔ اس سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ آج کل کی محفل نعت میں اکثر فاسق لوگ نعت خواں ہوتے ہیں اور فوٹو اور ویڈیو کے گناہ کا ارتکاب بھی ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں گناہ ہے ایسی

محفل نعت میں جانا گناہ ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بحوالہ بیان کیا ہے تو عمرہ کے نکتہ جاری کرنے کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہماری اس محفل میں لوگ زیادہ شرکت کریں اور رونق زیادہ ہو جائے حاصل کلام یہ ہوا کہ منتظمین محفل نعت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پہلے ہماری اس محفل نعت میں شرکت کریں جس میں کئی قسم کے گناہ ہو رہے پھر ہم آپ کو عمرہ کا نکتہ دیں گے جس نیک کام کے لئے پہلے برائی اور گناہ کا ارتکاب شرط کر دیا جائے وہ ناجائز ہوتا ہے لہذا عمرہ کا نکتہ اس انداز میں ناجائز ہوگا اور اگر محفل نعت میں تمام نعت خواں سنت کے پابند ہیں اور کوئی کام خلاف شرع نہ ہو تو آخر میں عمرہ کا نکتہ رکھا جائے تو یہ جائز ہے۔ نیز یہ عمرہ کا نکتہ جاری کرنا نفلی صدقہ ہے اور نفلی صدقہ مخفی ہونا چاہئے تاکہ دکھاوے سے محفوظ رہے لہذا اعلان کے بغیر عمرہ کا نکتہ بطور انعام دینا افضل ہے۔

عمرہ کا نکتہ دینا صدقہ نفلی ہے

”دور حاضر میں محفل نعت پر عمرہ کے نکتہ دینا“ یہ جزئی مجھے فقہاء کی عبارات صریحہ و قبیحہ رفیعہ سے تو واضح طور پر نہیں ملی مگر اتنی بات ضرور ہے کہ عمرہ نکتہ دینا یہ صدقہ نفلی ہے اور صدقہ ناکلہ کے بارے میں شریعت مصطفویٰ میں یہی حکم ہے کہ مخفی اور پوشیدہ دیا جائے۔

درة الناصحین بحوالہ موعظہ حدیث منقول ہے

فقالوا یا رب هل من خلقک شی
اشد من الريح قال نعم ابن آدم
یتصدق صدقة بیمینه یخفیها من
شماله فهو اشد منه
پھر فرشتوں نے سوال کیا کہ ہوا سے بھی
زیادہ سخت اور کوئی مخلوق ہے ارشاد ہوا
جناب باری سے کہ ہاں صدقہ ہے کہ
دیتے ہیں بنی آدم داہنے داتھ سے اور نہیں
خبر ہوتی بائیں ہاتھ کو

خلاصہ بحث: اصل مسئلہ اظہر من الشمس معلوم ہو گیا کہ عمرہ کا نکتہ صدقہ ناکلہ ہے اور یہ مخفی دینا چاہئے تاکہ دکھاوا کی قباحت سے محفوظ رہے الغرض محفل نعت میں عمرہ کے نکتہ دینے کی دو ہی صورتیں ہیں صورت اولیٰ محفل نعت میں خلاف شرع (’فوتو‘ و ’یو‘ نعت خواں ڈاڑھی کٹانے والے) ہو رہے ہوں تو اس صورت میں عمرہ کا نکتہ دینا خلاف شرع کام کے دیکھنے پر موقوف ہوا یعنی عمرہ کا نکتہ تب ملے گا جب محفل نعت میں شرکت کی جائے اور محفل نعت میں خلاف شرع کام ہونے کی وجہ سے شرکت ناجائز ہو گی لہذا اس صورت میں عمرہ کا نکتہ حاصل کرنا ناجائز ہوگا۔ صورت ثانیہ محفل نعت سنت کے مطابق ہو رہی ہو تو اس صورت میں انتظامیہ کو چاہئے کہ صدقہ نفلی کو مخفی اور پوشیدہ دینا چاہئے تاکہ دکھاوا نہ ہو۔

انتظامیہ عمرہ کا نکتہ دے کر شہرت چاہتی ہے

ہم قارئین کی خدمت میں پہلے عرض کر چکے ہیں کہ عمرہ کے نکتہ صدقہ نفلی ہے تو صدقہ نفلی میں شہرت اور دکھاوا نہیں ہونا چاہئے مگر انتظامیہ اشتہارات پر عمرہ کے نکتہ لکھ دیتی ہے یہ شہرت اور دکھاوا ہے نیز محفل نعت میں آنے والوں کی نیت میں اخلاص نہیں رہے گا۔

شہرت اور دکھاوا کی دلیل

اگر کوئی آدمی جا کر محفل نعت کی انتظامیہ سے علیحدگی میں ملاقات کرتا ہے اور یہ کہتا ہے مجھے ذوق اور شوق ہے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادت کا تو مجھے نکتہ خریدیں تو اکثر انتظامیہ حضرات اس آدمی کو نکتہ نہیں دیں گے اور محفل نعت میں تو عمرہ کے نکتہ ملتے ہیں لہذا ادنیٰ تاہل سے اور ادنیٰ سمجھ رکھنے والا معلوم کرے گا یہ صرف دکھاوا اور شہرت ہے اگر ثواب مقصود ہوتا تو انتظامیہ ضرور پوشیدہ طور پر بھی نکتہ دے دیتی حالانکہ یہ چیز تجربہ سے ثابت ہے کہ وہ اسے پوشیدہ طور پر نکتہ نہیں دیں گے لہذا معلوم ہو گیا کہ نکتہ دینا دکھاوا ہے اور

صدقہ نقلی میں دکھاوا نہیں چاہئے۔

سوال

عورتوں کو بلند آواز سے میلاد شریف پڑھنا اور نعت خوانی کرنا جائز ہے یا کہ نہیں نیز عورت (یعنی نعت خواں عورت ہو) کی نعت سننے کا شرعی تصور کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الجواب بعون الوهاب

عورت کے نعت پڑھنے اور سننے کی شرعی حیثیت

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ نصف آخر ص ۱۳۷ میں ہے

عورت کا خوش الحانی سے اتنی آواز سے پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے جیسا کہ فتاویٰ نوازل امام فقیہ الیث میں ہے نغمۃ المرأة عودۃ یعنی عورت کا آواز بھی عورت ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جیسا کہ عورت تمام کی تمام چھپانے کے قابل ہے اس طرح اس کی آواز بھی چھپانے کے قابل ہے کہ اس کی آواز بھی کسی مرد کے سامنے ظاہر نہ کی جائے۔

اس طرح کافی امام ابوہرکات نشی میں ہے

لا تلبی جہراً لان صوتها عودۃ یعنی عورت کو چاہئے کہ اپنی آواز کو بلند نہ کرے کیونکہ اس کی آواز بھی عورت ہے یعنی چھپانے کے قابل ہے

اس طرح امام ابو العباس قرطبی کی کتاب السماع پھر بحوالہ علامہ علی مقدسی امداد الفتاح علامہ شرملائی پھر رد المحتار علامہ شامی میں ہے۔

لاتجیز لهن رفع اصواتهن ولا تمطیطها ولا تلینها و تقطیعها لمافی ذالک من استمالۃ الرجال الیہن و تحریک الشهوۃ منہم و من هذا لم یجز ان توذن المرأة عورتوں کو آواز بلند کرنی منع ہے اور اس طرح شعر وغیرہ نرم اور شیریں آواز سے پڑھنا منع ہے کیونکہ ان چیزوں میں مردوں کا ان کی طرف میلان اور شہوت کا زیادہ ہونا پایا جاتا ہے اسی وجہ سے شریعت میں عورت کا اذان دینا ناجائز ہے

نتیجہ عبارات

عبارات مذکورہ رفیعہ و قبیحہ جلیلہ سے اظہر من الشمس معلوم ہو گیا کہ عورت کا بلند آواز سے میلاد شریف اور نعت خوانی کرنا اور عورت کی آواز میں نعت سننا شرعاً ناجائز ہے۔

سوال

گانے کی طرز پر نعت پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز ایسی نعت سننی جائز ہے یا کہ نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الجواب بعون الوهاب

خلاصہ جواب: نعت خوانی کا سلسلہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آرہا ہے حضور سید عالم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے اپنا منبر بچھا دیتے اور فرماتے یہاں بیٹھ کر میری نعت سنائیں مگر نعت گانے کی طرز پر پڑھنا ناجائز ہے کیونکہ گانا ناجائز ہے اور اس کے پڑھنے والے فساد ہوتے ہیں اور نعت گانے کی طرز پر پڑھنے سے قبیحہ وغیرہ کی وجہ سے ناجائز ہو جائے گی یعنی گانا کی طرز پر جو نعت پڑھی جائے وہ ناجائز اس لئے ہے اس میں قباحت اور

برائی گانا کی طرز کی وجہ سے پائی گئی جس کی وجہ سے نعت بھی ناجائز ہوگئی ورنہ سادہ خوش الحانی جو گانا کی طرز کے بغیر ہو ایسی نعت خوانی کے جواز پر کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ اچھے اشعار اچھی نیت سے پڑھنا اللہ قدوس کی رضا کا سبب بنتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۷۲

والله تعالى ورسوله الاعلى اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

سوال
عورتوں کا محفل نعت، وعظ، جمعہ، عیدین اور تبلیغی اجتماعات میں شرکت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں جواب کو دلائل سے آراستہ کیا جائے تاکہ مجوزین شرکت مطمئن ہو جائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بعون الوهاب

خلاصہ جواب: عورتوں کا محفل نعت، وعظ، جمعہ، عیدین اور تبلیغی اجتماعات میں شرکت کرنا ناجائز ہے نیز عورتوں کو مزارات اور زیارت قبور کے لئے بھی جانا منع ہے جب قبروں پر جانا منع ہے جبکہ یہاں یاد موت تازہ ہوتی ہے اور فکر آخرت بڑھ جاتا ہے تو پھر اجتماعات پر جانا عورتوں کیلئے کیسے جائز ہوگا۔ عورتوں کے لئے قبروں پر جانے کی ممانعت پر دلیل ملاحظہ فرمائیں۔

غنیۃ المستملیٰ میں ہے

سئل القاضی عن جواز خروج النساء ان المقابر قال لا یسئل قبرستان میں لے جانے کے متعلق

عن الجواز وفساد فی مثل هذا
انما یسئل عن مقدار ما یلحقها من اللعن فیها واعلم کلما قصدت الخروج كانت لعنة الله و ملائکته
واذا خرجت تحفها الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبور یلعنها روح المیت و اذا رجعت كانت فی لعنة الله
پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں جواز اور فساد کا نہ پوچھو ان پر جس قدر لعنت ہوتی ہے اس مقدار کے بارے میں پوچھو اور جان لیں کہ جب عورت باہر نکلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے ہر طرف سے گھیر لیتا ہے اور جب قبرستان میں آتی ہے تو میت کی روح اس پر لعنت بھیجتی ہے اور جب واپس جاتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے

نتیجہ عبارت:

عبارت مذکورہ ہمیں اس بات کی فکر دیتی ہے کہ عورتوں کا قبرستان اور مزارات پر جانا سخت ممنوع اور باعث لعنت ہے اور اجتماعات پر جانا کیا باعث لعنت کوئی نہیں ہوگا؟

عورتوں کو مسجد میں آکر نماز پڑھنا مکروہ ہے

ہدایہ اولین میں ہے

یکرہ لہن حضور الجماعات. عورتوں کو مساجد وغیرہ میں آکر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
نتیجہ عبارت: عبارت مذکورہ سے اظہر من الشمس معلوم ہو گیا کہ عورتوں کا نماز، جمعہ اور عیدین کے مواقع پر مسجد میں آکر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن

عورتوں کو کنکریاں مار کر مسجد سے باہر نکالتے

انصاف فرمائیں کہ باوجود خلفاء راشدین کے دور کے کہ وہ دور مبارک تھا مگر عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کیا تھا اب تو پرفتن ماحول ہے اس ماحول میں عورتوں کو مسجد میں آنے کو کیسے اجازت دی جاسکتی ہے جبکہ عورتوں کو گھروں سے اٹھایا جا رہا ہے اور راستوں سے درندہ سیرت انسان عورتوں کو اغوا کر رہے ہیں۔ عریانی اور فحاشی کا بازار گرم ہے۔

دور حاضر کے بعض مفتیوں کے فتاویٰ کا شرعی محاسبہ

آج کل کے بعض ماذرن مفتی جو شریعت مطہرہ کے قوانین اور ضوابط کو ماحولیات کے سانچے میں ڈالنا چاہتے ہیں

بعض مفتیوں کے اوہام باطلہ

بعض مفتی یہ کہتے ہیں کہ جب دور حاضر میں لڑکیاں سکولوں، کالجوں اور دکانوں پر جاری ہیں تو پھر اجتماعات میں عورتوں کے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ عجب استدلال اللہ قدوس عقل سلیم عطا فرمائے عورتوں کا سکولوں وغیرہ پر اکیلی جانا ناجائز ہے تو پھر اس طرح اجتماعات پر جانا بھی ناجائز ہے ایسے استدلال کا بطلان واضح ہے۔ کیونکہ ناجائز فعل سے استدلال کر کے جواز کا فتویٰ غیر معقول ہے۔

امیر دعوت اسلامی کو دعوت فکر

احقر امیر دعوت اسلامی کو دعوت فکر دیتا ہے کہ آپ سنت کا پرچم لہرا رہے ہیں مگر سنت کے خلاف کام بھی کر رہے ہیں اکثر و بیشتر دعوت اسلامی کے اجتماع میں اشتہار پر لکھا ہوتا ہے کہ خواتین کے لئے پردے کا خاص انتظام ہوگا۔ عورتوں کو دعوت دینا اور پردے کا انتظام کرنا یہ سنت کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے پیچھے عبارات ذکر کر دی ہیں۔ الغرض جب عورتیں جمعہ عید نماز میں حاضر نہیں ہو سکتیں تو عام تبلیغی اجتماعات میں کس طرح حاضر

عمدة القاری باب خروج النساء الی المساجد میں ملا علی قاری فرماتے ہیں

قال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
المرأة عورة و اقرب ما تكون الی
اللہ فی قصر بیتہا فاذا خرجت
استشرفہا الشیطن و کان ابن عمر
رضی اللہ عنہ یقوم یحصب النساء
یوم الجمعة یمخرجهن من المسجد
حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ نے فرمایا عورت پردے کی چیز ہے اور
اسے اللہ کا زیادہ قرب اور نزدیکی اپنے
گھر کے اندر بیٹھے رہنے سے حاصل ہوتی
ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہیں تو شیطان
اسے جھانکتا ہے اور حضرت ابن عمر رضی
اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے
کنکریاں مار کر باہر نکالتے تھے

مسلم شریف باب لخروج النساء الی المساجد میں ہے

لو ادرك رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما حدث النساء
لمنعهن المسجد كما منعت
نساء بني اسرائيل
حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ اگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس
میں وہ بات ہوتی جو عورتوں نے پیدا کی ہے
تو آپ ان کو مسجد سے روک دیتے جس
طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا

خلفاء راشدین کے دور میں عورتوں کو مسجد میں آنا منع تھا

ان عبارات بقدرہ جلیلہ سے اظہر من الشمس معلوم ہو گیا کہ عورتوں کو نماز جمعہ میدان اور کسی تبلیغی اجتماع میں شرکت کرنا سخت ممنوع ہے قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ

ہوسکتیں ہیں قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان عبارات میں غور فرمائیں اور نظر انصاف سے فیصلہ فرمائیں جب خلفاء راشدین کے وقت عورتوں کو مسجد میں آنا ممنوع تھا تو اب پر فتن دور میں عورتوں کا اجتماع میں آنا کیوں ممنوع نہ ہو۔ امید ہے کہ دعوت اسلامی کے امیر اپنی جماعت کو ہدایت دیں گے اور یہ اعلان فرمائیں گے آگے کوئی عورت اجتماع میں نہ آئے احقر کو دعوت اسلامی سے کوئی ذاتی عناد اور دشمنی نہیں بلکہ مجھے دعوت اسلامی سے پیار ہے مقصد دعوت فکر دینا ہے کہ ان عبارات میں غور کریں اور آئندہ سنت کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔

ہے مد نظر اصل میں اصلاح مفاسد
نشر جو لگاتا ہے وہ دشمن نہیں ہوتا

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کا پیغام

امیر دعوت اسلامی کے نام

سنت پر عمل کرنا انتہائی مشکل مرحلہ ہے حرام کام سے پرہیز اس سے بھی مشکل مرحلہ ہے۔

ان پڑھ و اعظموں کا وعظ کرنا اور سننا دونوں حرام ہیں

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۸۸ میں ہے

ہم قارئین کی خدمت میں وہ سوال پیش کرتے ہیں جو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہوا اور اعلیٰ حضرت تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوال کا جواب عطا فرمایا سوال اور جواب ملاحظہ فرمائیں۔

سوال

مسئلہ ۱۸ فی عقد ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اس زمانہ میں بہت لوگ اس قسم کے ہیں کہ تفسیر وحدیث بے خواندہ (بغیر پڑھنے کے) و بے اجازت یعنی بغیر اجازت اساتذہ برسر بازار و مسجد وغیرہ بطور وعظ و نصائح کے بیان کرتے ہیں حالانکہ معنی اور مطلب میں کچھ مس نہیں یعنی معنی اور مطلب سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں فقط اردو کی کتابیں دیکھ کر وعظ کرتے ہیں ایسا وعظ کرنا اور بیان کرنا ان لوگوں کے لئے شرعاً جائز ہے یا نہیں بینوا ثوجروا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب بعون الوهاب

حرام ہے اور ایسا وعظ سننا بھی حرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال فی القرآن بغیر علم فلیتوباً مقعدہ من النار و العیاذ باللہ العزیز الغفار و الحدیث رواہ الترمذی و صححہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما واللہ تعالیٰ اعلم اقول: بندہ تاجپز اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جواب کی تشریح کرنا مناسب سمجھتا ہے تاکہ قارئین کو مسئلہ واضح ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان پڑھ آدمی کو یعنی جن کو اجازت نہیں دی گئی اور مطلب اور معنی بھی نہیں جانتے ان کو وعظ کرنا حرام ہے کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے قرآن پاک میں کوئی مسئلہ بیان کیا بغیر علم کے اس نے اپنا ٹھکانا آگ کو بنایا۔

احقر رضویوں کو پیغام رضا پہنچانا چاہتا ہے

امیر دعوت اسلامی کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ رضوی ہیں تمہاری جماعت کے اکثر آدمی بغیر علم کے مبلغ ہیں یعنی ان پڑھ مبلغین کی تعداد کثرت سے پائی جاتی ہے اعلیٰ حضرت تاجدار بریلی کے فتویٰ کے مطابق تمہاری جماعت کا ان پڑھ مبلغ حرام کا ارتکاب کر رہا ہے اور جتنے اس مبلغ کا وعظ سنتے ہیں سب حرام کے مرتکب ہوئے۔ تمہاری جماعت کے مبلغین ان پڑھ ہر روز مساجد بازاروں میں حرام کا ارتکاب کر بھی رہے ہیں اور حرام کا ارتکاب کروا بھی رہے ہیں یہ اعلانیہ مساجد میں حرام کا ارتکاب کتنا بڑا جرم ہے اور ان سب کا کرنے اور کروانے والوں کا گناہ امیر جماعت پر ہوگا جیسا کہ ہم پہلے حدیث نقل کر آئے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلائے جتنے اس کے بلائے پر آئیں گے ان سب کے برابر اس پر گناہ ہوا اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

سنت کا دعویٰ اور حرام کا ارتکاب

رضویو۔ ہماری بات نہ مانو ہم تو صرف آپکو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنانا چاہتے ہیں آپ سنت کا پرچم لہراتے ہیں اور اعلانیہ حرام کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔ الغرض اعلیٰ حضرت کا فتویٰ مانو ورنہ رضوی کہلوانا چھوڑ دو۔ امید ہے اعلانیہ حرام کام بند کر دو گے ورنہ.....

سوال

نعت خواں اور مقررین کی فیس متعین کر کے محفل نعت اور جلسوں کا انعقاد مسجد میں کرنا جائز ہے یا کہ نہیں دعویٰ و مثبت اور منفی کی صورت میں دائرہ سے آراستہ کریں یعنی اگر جائز ہے تو کیوں اور اگر ناجائز ہے تو کیوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب

خلاصہ جواب: نعت خواں اور مقررین کا مسجد میں آکر نعت خوانی اور تقریر کرنے کی تین ہی صورتیں ہیں کہ دیکھیں گے کہ نعت خواں اور مقررین کے لئے پہلے پیسوں کا تعین کیا گیا ہے یا کہ نہیں اگر کیا گیا ہے تو پھر تو محفل نعت اور جلسوں کا انعقاد مسجد میں ناجائز ہوگا اگر پیسوں کا تعین نہیں کیا گیا تو پھر دو صورتیں ہیں نعت خواں اور مقررین کے لئے نعت خوانی اور تقریر کے دوران مسجد میں پیسے دینے کا عرف اور رواج ہے یا کہ نہیں۔ اگر عرف اور رواج ہے تو پھر بھی مسجد میں ایسی محفل کا انعقاد کرنا ناجائز ہے اور اگر عرف اور رواج بھی نہیں ہے تو پھر جائز ہے۔

توضیح مسئلہ

مسجد میں محفل نعت اور جلسوں کی شرعی حیثیت

مسجد میں نعت خواں اور مقررین کی اجرت اور فیس مقرر کرنا جلسوں کا انتظام کرنا منع ہے کیونکہ اس طرح تو مسجد میں دنیا کا کام ہوگا جو کہ منع ہے جیسا کہ فقہاء کی اس مسئلہ میں تصریحات موجود ہیں کہ قاریوں اور مدرسین کا اجرت پر مسجد میں قرآن اور علوم دینیہ کی تعلیم دینا منع ہے کیونکہ اجرت مقرر کرنے سے ان کا شمار دنیا کے کاموں میں ہوگا اور دنیا کے کام کرنا مسجد میں منع ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۲۷ میں ہے

بحوالہ بحر الرائق

قالو ولايجوز ان تعمل فيه اى فى
المسجد الصنائع لانه مخلص لله
تعالى فلا يكون محلاً بغير العبادة
غير انهم قالوا فى النخياط اذا
علماء فرماتے ہیں مسجد میں صنعت و حرفت
اور دنیاوی پیشے ناجائز ہیں کیونکہ مسجد
خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے ہے لہذا
عبادت کے علاوہ دنیا کا کوئی کام مسجد میں

جلس فيه لمصلحة من دفع
الصبيان وصيانة المسجد لآباس
به لضرورة

نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ علماء نے درزی
کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ ایک درزی
مسجد میں کپڑے سینے کے لئے اس لئے
بیٹھا ہوا ہے کہ مسجد میں بچوں کو آنے سے
روکا جائے اور مسجد کی حفاظت کی جائے تو
اس میں کوئی حرج نہیں ہے

فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۲۸ میں ہے

معلم الصبيان القرآن كالکاتب
ان كان لاجر لا وحسبة لآباس فيه
(فتح القدیر)

مسجد میں بچوں کو پڑھانے کی دو صورتیں
ہیں اگر اجرت سے پڑھاتا ہے تو جائز
نہیں اور اگر بغیر اجرت کے ہے تو کوئی
حرج نہیں ہے

نعت خواں اور مقررین کی فیس مقرر کر کے

مسجد میں نعت خوانی اور تقریر کرنا ناجائز ہے

عبارات مذکورہ میں غور کرنے کے بعد یہ معلوم ہو گیا کہ اجرت اور مزدوری مقرر کر کے
مسجد میں قرآن کی تعلیم نعت خوانی اور تقریر سب ناجائز ہے کیونکہ اجرت لینے سے دنیاوی
کاروبار بن جائے گا جو کہ مسجد میں ناجائز ہے اور اگر فیس مقرر تو نہیں کی مگر علاقہ میں رواج
ہے تو پھر بھی ناجائز ہے کیونکہ عرف کا مشروط ہے البتہ نہ فیس مقرر کی جائے اور نہ ہی عرف
ہو یعنی بغیر فیس کے مسجد میں نعت خوانی اور تقریر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال

محفل نعت، محفل میلاد اور عام جلسوں میں ڈاڑھی منڈے یا کٹے
قاریوں کا تلاوت کرنا اور انکی تلاوت سننا اور ایسے قاریوں کے نام
اشتہارات اور دعوت ناموں پر دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب

خلاصہ جواب: ڈاڑھی کٹے یا منڈھے قاری فاسق معین ہیں اور شریعت میں فاسق کی
تعظیم ناجائز ہے بلکہ اس کی توہین واجب ہے ایسے قاریوں سے تلاوت کروانا یہ انکی تعظیم ہے
حالانکہ فاسق کی توہین واجب ہے جیسا کہ ہم اس مسئلہ کی حوالہ جات سے وضاحت کر چکے
ہیں اب بخوف طوالت پہلے حوالہ جات پر اکتفاء کرتے ہیں شائقین حضرات ان میں غور
فرمائیں حاصل کلام۔ ایسے قاریوں کی تلاوت شرعاً ناجائز ہے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بازاروں، گلیوں،
سڑکوں، چوکوں، شاہراہوں پر محفل نعت، محفل میلاد، جلسوں اور کانفرنسوں
کا انتظام کرنا اور راستوں کو بلاک کرنا ناجائز ہے یا کہ نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب

بازاروں، چوکوں اور عام راستوں میں محفل نعت، محفل میلاد اور جلسے وغیرہ کرنے ناجائز

ہیں کیونکہ ان عام بازاروں اور راستوں میں مسلمانوں کی جماعت کا حق ہے راستوں کو بند کرنے سے عام مسلمانوں کو گزرنے سے رکاوٹ پیدا ہوگی اور عام مسلمانوں کی حق تلفی ہوگی جو کہ ناجائز ہے۔ جیسا کہ ہدایہ اخیرین کتاب الدیات ص ۶۰۸ جز رابع میں ہے

بخلاف ما اذا مال الى الطريق بخلاف اس کے اگر دیوار مذکور عام راستہ کی فاجله القاضى او من اشهد عليه طرف جھکی ہو پس مالک دیوار کو قاضی نے حيث لا يصح لان الحق لجماعة مہلت دی یا جس شخص نے اس پر مطالبہ و گواہ المسلمین و ليس اليهما ابطال کئے تھے مہلت دی تو صحیح نہیں ہے اس واسطے حقہم کہ یہ حق جماعت مسلمانوں کا ہے اور قاضی یا مطالب کو یہ حق منانے کا اختیار نہیں ہے

عبارت مذکورہ سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ اگر راستہ عام میں کسی قسم کی رکاوٹ ہو تو قاضی کو بھی دیر کرنے میں اختیار نہیں ہے کیونکہ قاضی بھی مسلمانوں کے حق کو باطل نہیں کر سکتا تو دوسرے آدمی راستہ کیسے بلا کر سکتے ہیں لہذا آج کل محفل میلاد کیلئے اور عام جلسوں اور محفل نعت کیلئے راستوں کو بند کرنا ناجائز ہے۔

والله تعالى ورسوله الاعلى اعلم بالصواب و اليه المرجع والمآب

سوال دیواروں پر بغیر مالک کی اجازت کے اشتہارات، بینرز اور لکھاکی کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے بینو تو جزوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب بعون الوهاب

صورت مسئلہ میں اشتہارات وغیرہ کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو اشتہارات وغیرہ لگانے سے مالک ناراض ہوتے ہیں یا ناراض نہیں ہوتے اگر ناراض ہوتے ہیں تو پھر تو اجازت لینی چاہئے بغیر اجازت کے اشتہارات نہیں لگانے چاہیں اور اگر ناراض نہیں ہوتے تو پھر کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے۔

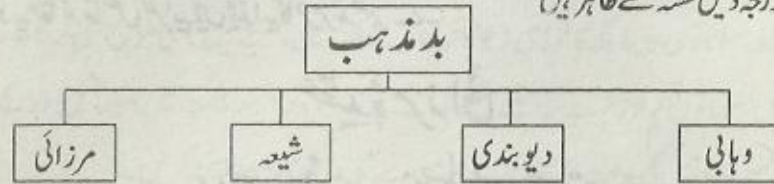
والله تعالى ورسوله الاعلى اعلم بالصواب و اليه المرجع والمآب

تمتہ الکتاب

سوال بد مذہبوں کی محفل نعت اور محفل تقریر میں شرکت کرنے کا شرعی حکم واضح کیا جائے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب بعون الوهاب

صورت مسئلہ میں بد مذہبوں کی عام طور پر چار شاخیں دور حاضر میں مشہور ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہیں



خلاصہ جواب: ان فرقوں کے عقائد میں غور کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ فرق باطلہ کا فر مرتد ہیں لہذا ان کی مجلس میں جانا سخت منع ہے اگر ان کے عقائد کی قدر وضاحت معلوم کرنی ہو تو ہماری کتاب ”کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے“ کا مطالعہ فرمائیں مگر یہاں ہم اختصاراً ہر ایک کا ایک ایک عقیدہ بیان کرتے ہیں تاکہ قارئین

پر واضح ہو جائے کہ یہ فرتے کافر مرتد ہیں

وہابیہ اور دیابنہ کا عقیدہ کفریہ

ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب نازل ہو یہ لوگ جہنم کے عذاب کے مستحق ہیں ان کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ عبد الوہاب نجدی یہ کہتا ہے میری لاشی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے اور محمد مرگے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین ص ۱۰)

ایسے عقیدہ کا قائل مسلمان رہ سکتا ہے نہیں ہرگز ہرگز نہیں۔

شیعہ کا عقیدہ

فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۲۲۹ میں ہے۔

آج کل شیعہ تیرائی ہیں ان کا عام عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پورا نہ رہا اور ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اگلے انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے۔ اسی طرح شیخیں (حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی امامت کے منکر ہیں تو یہ عقائد خالص کفریہ ہیں لہذا یہ کافر مرتد ٹھہرے۔

عقیدہ مرزائی

مرزا قادیانی نبوت اصلی کا مدعی تھا۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی الایة

اس آیت کے بارے میں مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ اس آیت میں صاف طور پر اس

عاجز کو رسول کہہ کے پکارا گیا ہے

اشتہار صفحہ ۱۳ براہین احمدیہ صفحہ نمبر ۴۹۸ (سیف چشتیائی)

مرزا قادیانی کے اس عقیدہ سے کتاب و سنت کا انکار لازم آتا ہے جو کہ واضح طور پر کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وخاتم النبیین جس کا معنی یہ ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اسی طرح مسلم شریف میں فرمایا لا نبوة بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے (سیف چشتیائی)

تحقیق المقام

چار فرق باطلہ کے عقائد میں ادنی تا مل کے بعد مسئلہ واضح ہوگا کہ یہ چار فرق باطلہ کافر مرتد ہیں اب ہم کافر مرتد کی مجلس و عطا اور نعت میں جانے کی شرعی حیثیت واضح کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

بد مذہب کی مجلس و عطا اور نعت میں شرکت کرنا ناجائز ہے

فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۷۹ میں ہے۔

رافضی وغیرہ بد مذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو وہ مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمانوں جیسا بلکہ کافر ذمی (جو کافر ہمارے ملک میں رہتے ہیں) کی طرح بھی برتنا جائز نہیں مسلمانوں پر لازم ہے کہ انھیں بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں بعینہ مثل سور کے سمجھیں اور جس کی بدعت اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی محبت مطلقانہ کریں۔

جیسا کہ ابن حبان و عقیلی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ان اللہ اختارنی و اختاری اصحابا و اصحاباً و سیاتی قوم یسبونہم
بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لئے
یار اور خسرال کے رشتہ دار پسند فرمائے اور

وَيَتَّقُونَهُمْ فَلَا تَجَالِسُوهُمْ وَلَا
تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهُمْ لَا تَنَاقُحُوهُمْ

عنقریب کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں برا
کہیں گے اور ان کی شان گھٹائیں گے تم
ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی
پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہ کرنا

خلاصہ حدیث یہ ہے کہ اس حدیث مبارک میں واضح معلوم ہو گیا کہ بد مذہبوں کے
جلسوں و جلوس اور تقریبات میں شرکت کرنا منع ہے لہذا یہ حدیث نص صریح ہے اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو توفیق عمل بخشنے آمین۔ اسی طرح بد مذہب کے ساتھ دوستی رکھنے کی ممانعت پر یہ
آیت بھی شاحد ہے وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ یعنی جو تم سے کفار سے دوستی رکھے گا
انہیں میں سے شمار کیا جائے گا۔ اسی طرح بد مذہب کی تقریبات جلسوں میں شرکت کی
ممانعت کیلئے یہ حدیث مبارک بھی شاہد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں المراء
من احب یعنی آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہے یعنی حشر میں اپنے دوست کے ساتھ ہوگا۔
(احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی) اسی طرح بد مذہب کی مجلس میں شرکت کرنے کی
ممانعت پر یہ حدیث بھی شاہد ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب
قوما حشرہ اللہ فی ذموتہم یعنی ہر قوم کے دوستوں کو اللہ تعالیٰ انہیں کے گروہ میں
اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ بد مذہب کی مجلس سے بچائے۔ اہل سنت و جماعت کے لوگوں کو چاہئے
کہ کبھی کسی بد مذہب کی مجلس میں نہ جائیں ورنہ ایمان ضائع ہو جانے کا امکان ہے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عام طور پر محفل نعت اور محفل میلاد
وغیرہ کے جلسے رات گئے تک ہوتے ہیں اور بعض محفلیں تو تمام رات ہی ہوتی رہتی
ہیں ایسا کرنا شرعاً جائز یا کہ نہیں؟ اپنے مدعی کو دلائل صافیہ سے آراستہ فرمائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب بعون الوهاب

صورت مسئلہ میں محفل نعت اور محفل میلاد وغیرہ کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو یہ محفلیں
منہیات اور مکروہات سے پاک اور مبرا ہوں گی یا نہیں اگر مکروہات اور منہیات کا ارتکاب
ہوگا تو پھر۔ ایسی محافل کا انعقاد کرنا مطلقاً ممنوع ہے یعنی ایک گھنٹہ کے لئے بھی ایسی محافل کا
انعقاد کرنا منع ہے اور اگر یہ محفلیں منہیات شرعیہ اور مکروہات سے پاک اور مبرا ہیں تو پھر
ایسی محافل کا انعقاد باعث برکت ہے بشرطیکہ مختصر ہو اور آواز زیادہ نہ ہو اگر کوئی محفل زیادہ
دیر تک جاری رہی اور آواز زیادہ کی گئی تو متعدد ذرایاں ہوں گی ایک تو یہ کہ جب رات کو
ایک یا دو بجے محفل ختم ہوگی تو اکثر اوقات صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں مانع ہو
گی اور آواز کے زیادہ ہونے کی صورت میں لوگوں کی نماز اور نیند میں خلل آئے گا اور یہ چیز
شرعاً ناجائز ہیں۔ مگر افسوس کہ آجکل کی محافل کہ پیکی کی آواز اتنی بلند ہوتی ہے کہ تمام محلہ نہ
آرام کر سکتا ہے نہ کوئی نماز پڑھ سکتا اور نہ ہی قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے۔ احقر امت مسلمہ کو
دعوت فکر دینا چاہتا ہے کہ محافل کا انعقاد ہونا چاہئے مگر محافل مختصر وقت میں ختم ہو جانی چاہئے
اور آواز اتنی اونچی ہونی چاہئے کہ حاضرین مجلس سن سکیں۔ توضیح مسئلہ کیلئے ہم قارئین کی
خدمت میں فتاویٰ رضویہ شریف کا مسئلہ اور اس کا جواب پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔
فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۱۹۔

مسئلہ

ازالہ آباد مسجد صدر مدرسہ حافظ عبد الحمید صاحب فتحپوری ۱۶ جمادی الاولیٰ
۱۳۲۱ھ اگر کوئی مسجد میں با آواز بلند درود و نوافل خواہ تلاوت کر رہا ہو
اس سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے میں بھی آواز کانوں میں پہنچتی ہے لوگ

بھول جاتے ہیں خیال بہک جاتا ہے ایسے موقع پر ذکر بالجہر و تلاوت کرنے والے کو منع کرنا جائز ہے یا کہ نہیں یعنی آہستہ پڑھنے کو کہنا بالجہر سے منع کرنا اگر نہ مانے تو کہاں تک ممانعت کرنا جائز ہے اس کے متعلق علمائے دین کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب بعون الوهاب

جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور قرآن عظیم کے استماع اور سننے کے لئے کوئی فارغ نہ ہو وہاں جہر اور اونچی تلاوت کرنے والے پر اس صورت میں دُگنا وبال ہے ایک تو وہی غل اندازی نماز وغیرہ کہ ذکر جہر میں تھا دوسرے قرآن عظیم کو بے حرمتی کیلئے پیش کرنا۔ درمختار میں ہے۔

فی الفتح عن الخلاصة رجل يكتب الفقهه وبعينه رجل يقرأ القرآن فلا يمكن استماع القرآن فلا ثم على القارى وعلى هذا لو قرأ على السطح والناس نيام ياثم انج لانه يكون سببا لاعراضه عن استماعه اولانه يؤذيهم بايقاظهم

فقیر غلام محمد عفا اللہ عنہ

ایک آدمی فقہہ کے مسائل تحریر کر رہا ہے اور اس کے قریب ایک آدمی قرآن پاک پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں وہ فقہہ کے مسائل لکھنے والا آدمی قرآن سننے سے عاجز ہو جائے گا اور اس کا گناہ پڑھنے والے پر ہوگا بنا براین اگر ایک آدمی چھت پر قرآن پڑھ رہا ہو اور لوگ سو رہے ہوں تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے قرآن مجید سننے سے اعراض کرنے کا سبب بن رہا ہے یا ان کو بیدار کر کے تکلیف دے رہا ہے۔

اوجھڑی اور کپورے

کا

شرعی حکم

مفتی غلام محمد بن محمد انور
 شرچہ پوری پریس پبلیکیشن

عطاء المنطق

فی

اصطلاحات المنطق

(زیر طبع)

مفتی غلام محمد بن محمد انور
 شرچہ پوری پریس پبلیکیشن

دور حاضر کی

محفل نعت

شریعت کے آئینے میں

مفتی غلام محمد بن محمد انور
 شرچہ پوری پریس پبلیکیشن

قالہ عیض شریح

حقائد و مناقبہ

مفتاح الفلاح

برائے امتحان تنظیم المدارس
 مفتی غلام محمد بن محمد انور
 شرچہ پوری پریس پبلیکیشن

مصنف کی دیگر منظومات

عطاء المنطق اصطلاحات المنطق (زیر طبع)	تالیفیں سلم العلوم و معیذی برائے امتحان عطاء جلال تحفیم المدارس
فوٹو اور ویڈیو کا شرعی حکم (زیر تحریر)	تالیفیں شرح عقائد و مناظرہ و رشیدیہ مفتاح الفلاح برائے تحفیم المدارس
اوجھڑی اور کپورے کا شرعی حکم (زیر طبع)	گلدستہ حج در گلستان شریعت
کیا ہر فرقے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟	انسانی اعضاء کا استعمال اور پیوند کاری کھجور کی ٹوپی پہن کر اور ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم
دور حاضر کی محفل نعت شریعت کے آئینے میں (زیر طبع)	مدارس الاسلام شریعت کا پیغام
حاشیہ عربی شرح تہذیب (زیر تحریر)	گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت
قانون وراثت کا اسلامی شاہراہ (زیر تحریر)	التوضیح الناجی فی تفہیم السراجی (زیر تحریر)
نقشہ اصول فقہ	قرآن وحدیث کی روشنی میں اختیارات مصلوہ کا ثبوت خالق کل نے آپکو مالک کل بنا دیا (زیر طبع)
نقشہ علم میراث	عطاء محمد شرح مجموعہ منطق (زیر تحریر)
نقشہ علم منطق	جج اور عمرہ شریعت کے آئینے میں